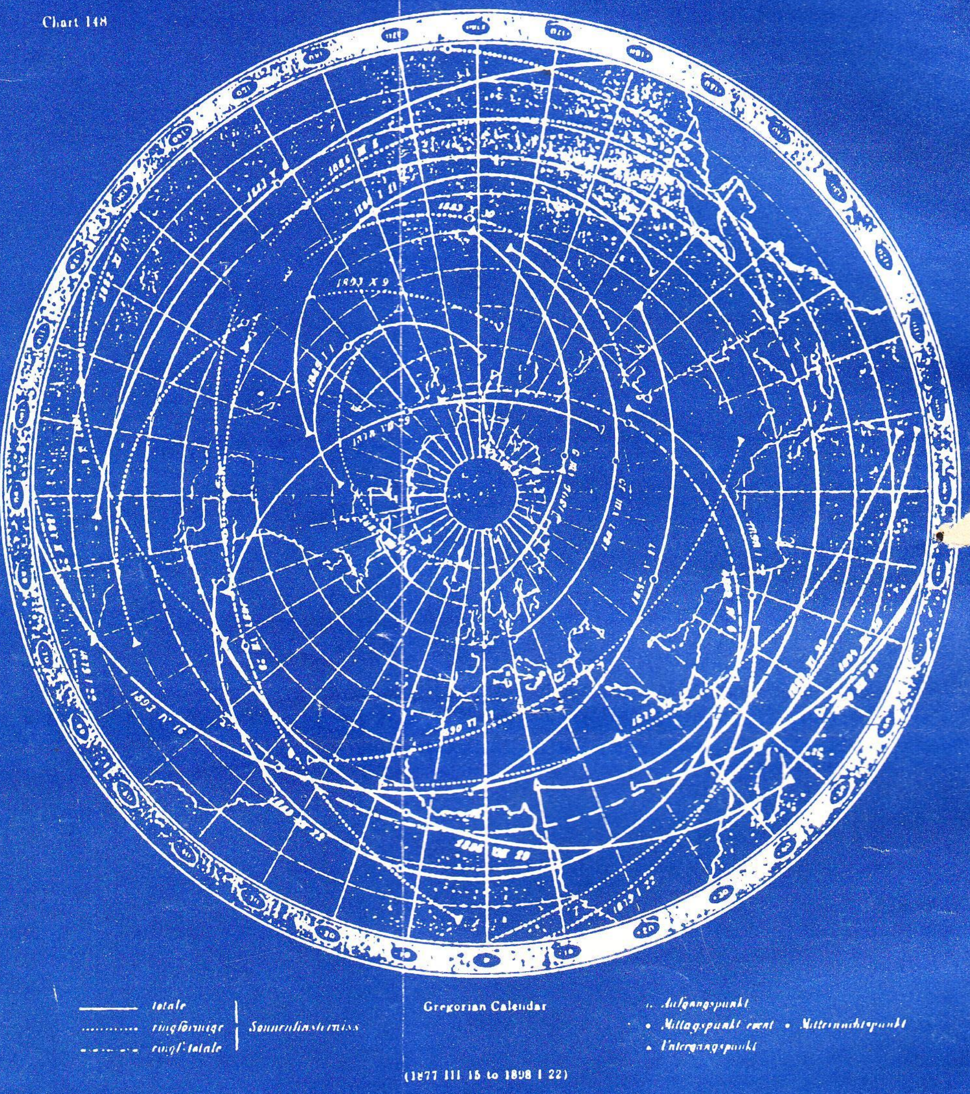
ماہنامہ انصار اللہ ربوہ



پروفیسر اپالزر کی کتاب CANON DER FINSTERNISSE کے چارٹ نمبر ۱۴۸ کا
عکس جس میں ۶ اپریل ۱۸۹۴ء (۱۳۱۱) کے سورج گرہن کے علاقہ کو دکھایا گیا ہے۔

نومبر ۱۹۹۴ء

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

نبوت ۱۳۷۳ ہش

نومبر ۱۹۹۴ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر

پبلشر: چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس ماہ کے شمارے میں

جلد نمبر ۳۵ شمارہ نمبر ۱۱

شرح چندہ
پاکستان ــــ چالیس روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ــــ چار روپے

اداریہ

دعوت الی اللہ — ایک اہم فریضہ

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آنے کی غرض اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان جو دُوری اور بُعد واقع ہو چکا تھا اسے دُور کر کے محبت اور اخلاص کا تعلق دوبارہ قائم کرنا ہے، اور وہ صداقتیں جو دنیا کی نگاہوں سے مخفی ہو گئی تھیں انہیں ظاہر کرنا اور وہ روحانیت جو نفسانیت کے نیچے دب گئی تھی اس کا نمونہ دکھلانا ہے، تا اعلائے کلمۂ دینِ حق کا عظیم مشن پورا ہو۔ اور اس ذریعہ سے وجہ تخلیقِ کائنات سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان و عظمت قائم ہو۔ اور تمام دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ عاجز تو محض اس غرض کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔" (حجۃ الاسلام صہ ۱۳)

پھر آپؑ اپنی عالمگیر دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت صہ ۱۱)

اس عظیم مقصد کیلئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام ہوا۔ اور اس مقصد کی تکمیل کیلئے ہی گذشتہ سو سال سے جماعت احمدیہ جدوجہد کر رہی ہے اور اسی غرض کیلئے جماعت احمدیہ کا ہر پیر و جواں، بچے اور خواتین دعوت الی اللہ کی عظیم مہم میں شریک ہیں۔ ہمارے پیارے امام ھمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب احبابِ جماعت کو اس مقدس اور اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ گذشتہ سال عالمگیر جماعت احمدیہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عالمی بیعت کے موقعہ پر ٹارگٹ سے زیادہ چار لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو دو ثمرات پیش کر دیئے۔ اب نئے سال کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمی بیعت کا ایک عظیم ٹارگٹ دیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں وہ تمام ذرائع بروئے کار لانے چاہئیں۔ جن سے بنی نوعِ انسان حق کو شناخت کر پائیں۔

دعوت الی اللہ کے لئے ہمیں دعا اور تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچانا چاہیئے اور بنی نوع انسان کیلئے اپنے دلوں میں ایک غیر معمولی تڑپ اور محبت کا جوش پیدا کر کے اس اہم فریضہ کو ادا کرنا چاہیئے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کا یہ ارشاد ہمارے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ ہو

"سوئم اس مقصد کی پیروی کہ و مگر نرمی اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

ہمارے لئے سب سے اہم ہتھیار دعا ہے۔ دعا کرتے وقت دعا کی حقیقت کو جاننا بھی از بس ضروری ہے۔ دعا کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کو قادرِ مطلق مانا جائے۔ اسکی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ وہ مالک ہے اپنے قانون کا بھی۔ قانون کا بدلنا بھی اسکے قانون میں داخل ہے اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین اور استقامت کیساتھ دعائیں ہی انقلاب لاتی ہیں اور پھر اسکے حضور تو کوئی بات نا ممکن نہیں اور جس بات کا وہ فیصلہ کر لے اسی طرح ہوتا ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت :: اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور :: ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس اہم فرض کو احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے اور تمام بنی نوع انسان امن و سلامتی میں داخل ہو کر اپنے ربِّ کریم کی رضا حاصل کر لیں۔ آمین

(ایڈیٹر)

دعوت الی اللہ

ہم نے راہیں صاف کر لی ہیں سفر کے واسطے
یہ صدی لے جائے گی ہم سب کو منزل کے قریب
کر رہے ہیں مرد و زن دعوت الی اللہ روز و شب
سُن لیا ہے قلبِ مضطر کی دُعا ربِّ مجیب

—— مولانا نسیم سیفی

ایک ضروری اعلان

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی سیرت و سوانح پر ماہنامہ انصار اللہ کا خاص نمبر عنقریب شائع کیا جا رہا ہے۔ اہلِ علم حضرات اور احبابِ جماعت اپنے مضامین اور منظومات جلد بھجوائیں محترم امیر صاحب فیصل آباد کو بھجوائے گئے مضامین ادارہ کے پاس پہنچ چکے ہیں (ایڈیٹر)

امام الکلام

یہ نشان میری تصدیق کیلئے ہے

"دارقطنی کی حدیث ...... نے ایک تو قطعی طور پر مہدی معہود کے لئے چودھویں صدی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے اور دوسرے اس مہدی کی تائید میں اس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سو برس سے ...... منتظر تھے۔ سچ کہو کہ آپ لوگوں کی طبیعتیں چاہتی تھیں کہ میرے مہدویت کے دعویٰ کے وقت میں آسمان پر رمضان کے مہینہ میں خسوف، کسوف ہو جائے۔ ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف، کسوف کر لیتے بیشک وہ لوگ کروڑ ہا روپیہ دینے کو تیار تھے۔ اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ انکے دعوے کے ایّام میں رمضان میں خسوف، کسوف کر دیتا۔ **مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے** اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہینِ احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے "قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ"۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں ...

غرض مَیں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کیلئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شورِ تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی مَیں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے۔ کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا۔ تو متعیّن ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔ کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی وہی صدی مہدی کے ظہور کیلئے ماننی پڑی تا دعویٰ اور دلیل میں تفریق اور بُعد پیدا نہ ہو۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۴۲-۱۴۳)

کلام الامام

قربِ قیامت کا زمانہ اور نشان کسوف و خسوف

سیدنا حضرت المصلح الموعود......فرماتے ہیں:۔

"یہ نشان (کسوف و خسوف ۔ ناقل) اپنے اندر کئی خصوصیات رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ سوائے مہدی کے کسی مدعی کیلئے یہ نشان کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ دوسرے یہ کہ اس نشان پر کتب اہلِ سُنّت و شیعہ متفق ہیں کیونکہ دونوں کی کتبِ حدیث میں اس کا ذکر ہے پس اس میں شبہ تدلیس وغیرہ کا نہیں کیا جاسکتا۔ تیسری خصوصیت اس نشان میں یہ ہے کہ جو علامتیں اس میں بتائی گئی ہیں پہلی کتب میں بھی انہی علامتوں کے ساتھ مسیحؑ کی آمدِ ثانی کی خبر دی گئی ہے...

....قرآن کریم میں قربِ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت سورج اور چاند گرہن کی بیان کی گئی ہے۔

سورۃ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝

(منکر) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہے؟ ہم اسکی علامتیں بتاتے ہیں۔ وہ تب ہوگی جب آنکھیں متحیّر رہ جائیں گی۔ یعنی ایسے حادثات ہونگے۔ کہ انسان کو حیرت میں ڈال دیں گے اور چاند کو گرہن لگے گا اور پھر سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔ یعنی اسی ماہ میں چاند گرہن کے بعد سورج گرہن ہوگا چونکہ مسیح کی آمد بھی قیامت کے قریب زمانے میں بتائی گئی ہے اس لئے قرآن کریم سے...... حدیث کے مضمون کی تائید ہوتی ہے۔

......یہ پیشگوئی خاص اہمیت رکھتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں یہ پیشگوئی بعینہٖ انہیں الفاظ میں پوری ہوگئی ہے جن الفاظ میں کہ احادیث میں اسے بیان کیا گیا تھا یعنی اس سن کے رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی یعنی تیرھویں تاریخ کو چاند گرہن لگا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی یعنی اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن لگا۔ اور ایک ایسے آدمی کے زمانے میں لگا جو مہدیت کا دعویٰ کر رہا تھا۔

پس ہر ایک...... کیلئے دو راستوں میں سے ایک کا اختیار کرنا فرض ہوگیا یا تو وہ اُس کلامِ نبویؐ پر ایمان لاوے......اور اُس شخص کو قبول کرے جس کے دعویٔ مہدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر کیا یا پھر خدا اور اُس کے رسولؐ کو چھوڑ دے کہ انہوں نے ایک ایسی علامت مہدی کی بتائی جو درحقیقت کوئی علامت ہی نہیں تھی اور جس سے کسی مدعی کے دعویٰ کی صداقت ثابت کرنا خلافِ عقل ہے......"

(دعوۃ الامیر ص ۹۵-۹۶)

عربی منظوم کلام

اَلْقَصِيْدَةُ فِي الْخُسُوْفِ وَالْكُسُوْفِ

خسوف کسوف کے بارہ میں ایک قصیدہ

غَسَا النَّيِّرَانِ هِدَايَةً لِّلْكَوْدَنِ
يَقُوْلَانِ لَا تَتْرُكْ هُدًى وَّتَدَيَّنِ

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے تاریک ہوگئے۔ اور بزبانِ حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور راستبازی اختیار کر

وَاِنَّهُمَا كَالشَّاهِدَيْنِ تَظَاهَرَا
هُمَا الْعَدْلُ قَدْ قَامَا فَهَلْ مِنْ مُّؤْمِنِ

اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں۔ وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کیلئے کھڑے ہوگئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو توبہ کرے؟

وَقَدْ فَرَّ قَوْمِيْ نَخْوَةً وَّتَعَصُّبًا
وَاَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الدَّلِيْلِ الْبَيِّنِ

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی۔ مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وَتَرَكُوْا حَدِيْثَ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْوَرٰى
فَسَادًا وَّكِبْرًا مَّعَ دَعَاوِي التَّسَنُّنِ

اور انہوں نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اسکے جو اہلِ سنت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے

وَقَدْ نَبَذُوا التَّقْوٰى وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ
وَاَلْهَتْهُمُ الدُّنْيَا عَنِ الْمَوْلَى الْغَنِيْ

اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔ اور دنیا نے ان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیا

وَوَاللّٰهِ اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ مُّبَارَكٌ
يُذَكِّرُنَا اَيَّامَ نَصْرِ الْمُهَيْمِنِ

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے۔ جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

قَدِ انْكَسَفَتْ شَمْسُ الضُّحٰى لِضِيَائِنَا
لِيَظْهَرَ ضَوْءُ ذُكَائِنَا عِنْدَ مُمْعِنِ

سورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا۔ تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پہ ظاہر ہو

(القصائد الاحمدیہ)
صـ ۱۸۴ - ۱۸۵

فارسی منظوم کلام

تا نہ دیوانہ شُدم ہوش نیامد بسرم

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی ∴ زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

اے محبت تُو نے عاشقوں کی عجیب حالت ظاہر کی۔ ان کے لئے تُو نے یار کی راہ میں زخم و مرہم برابر کر دیئے

ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید ∴ اے بسا خاک کہ چوں ماہِ تاباں کردی

ایک تجلّی سے تُو ذرہ کو سورج کی طرح بنا دیتی ہے اور بہت دفعہ ہماری طرح کی خاک کو تُو نے چمکتا ہوا چاند بنا دیا

ہوشمندانِ جہاں را تو کُنی دیوانہ ∴ اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

دنیا کے عقلمندوں کو تُو دیوانہ بنا دیتی ہے اور بہت سے عقلمندوں کے گھروں کو تو نے ویران کر دیا

جانِ خود کس نہ دہد بہرِ کسِ از صدق و وفا ∴ راست اینست کہ ایں جنس تو ارزاں کردی

کوئی کسی کے لئے اپنی جان عشق اور وفاداری کے ساتھ نہیں دیتا لیکن سچ یہ ہے کہ اس جنس کو تُو نے بہت سستا کیا

بر تو ختم است ہمہ شوخی و عیّاری و ناز ∴ ہیچ عیّار نباشد کہ نہ نالاں کردی

شوخی چالاکی اور ناز سب تجھ پر ختم ہیں۔ کوئی ہوشیار آدمی ایسا نہ ہوگا جسے تُو نے رُلا نہ دیا ہو

تا نہ دیوانہ شُدم ہوش نیامد بسرم ∴ اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

مَیں جب تک دیوانہ نہ ہوگیا میرے ہوش ٹھکانے نہ ہوئے۔ اے جنونِ عشق تجھ پر قربان! تو نے کتنا احسان کیا

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند ∴ لُطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

وہ مسیح جس کا مقام آسمان پر بیان کرتے ہیں۔ تُو نے ہی تو مہربانی فرمائی کہ اسے اس زمین سے پیدا کر دیا

(درثمین فارسی مترجم صـ۲۰۱)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی صداقت کیلئے

چاند اور سورج گرہن کے نشانات

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور آسمان کے چاند ستاروں نے اس کے حق میں گواہی دے دی ہے

آپ سب کو اب منادی بننا ہے .... دنیا میں پھیل جائیں اور دنیا کو بتائیں کہ سو سال ہو گئے ہیں اور امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۴ء کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب کی روئیداد

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی قریباً دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے انگریزی زبان میں "اسلام کی امتیازی خوبیاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ پھر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ نے اردو میں "پاکستان میں احمدی .... ایک مختصر جائزہ" کے عنوان پر اظہار خیال فرمایا۔ گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انگریز و دیگر مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی و غیر مسلم احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس کی کارروائی بھی براہِ راست مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔

---------------- اس نہایت دلچسپ مجلس کے بعد عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر میں اس ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے

چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد نے شرکت کی ۔ ان افراد کا تعلق ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں سے ہے اور یہ لوگ بیعت کے وقت ۱۲۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ دُھرا رہے تھے ۔ جلسہ گاہ میں جہاں یہ عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہو رہی تھی بیعت کے الفاظ ۶۰ مختلف زبانوں میں دوہرائے جا رہے تھے ۔

بیعت اور پُرسوز اجتماعی دعا ---------

کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی ۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز چار بجے سہ پہر ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم اور دو نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے .... تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القیامۃ کی آیات ۷ تا ۱۱ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو بات بھی کہتے تھے قرآن کے مطابق اور وحی کے مطابق کہتے تھے ۔ آپؐ کے کلام میں آپؐ کے نفس کا کچھ بھی دخل نہ تھا ۔ اس لئے وہ تمام عظیم پیشگوئیاں جن کا اسلام کے مستقبل سے تعلق ہے لازماً ان کی بنیاد کسی نہ کسی قرآنی آیت میں موجود ہے ۔ ہاں اگر نظر تلاش نہ کر سکے تو وہ نظر کا قصور ہے ۔ ورنہ ناممکن ہے کہ کلام مصطفیٰ ہو اور وہ کلام الٰہی سے مطابقت نہ رکھتا ہو ۔ جن آیات کی حضور ایدہ اللہ نے آغاز میں تلاوت کی تھی ان کے متعلق فرمایا کہ یہ وہی آیات ہیں جن کا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک مشہور پیشگوئی ہے جو **امام مہدی کی صداقت** کے سلسلہ میں اس کی پہچان کے لئے آپؐ نے فرمائی ۔

حضور انور نے بلند پایہ **محدّث** حضرت **علی بن عمر البغدادی الدّار قطنی** کی درج ذیل روایت پڑھ کر سنائی :-

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: "اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ".

(سنن دار قطنی مطبوعہ قاہرہ طبع ۱۹۶۶ء ۔ الجزء الاول)

(آپ) نے فرمایا کیونکہ ممکن تھا کہ اور بھی بہت سے دعویدار ہوں ۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مہدی کی پہچان کے لئے ایسی علامت بیان فرمائی جو غیر معمولی طور پر امتیاز کرنے والی ہے ۔ اس میں کوئی زمینی شہادتیں یا زمینی تصورات دخل انداز ہو ہی نہیں سکتے ۔ ایک ایسی علامت بتائی جس کا آسمان سے تعلق ہے ۔ جس پر انسان کو کچھ بھی دسترس حاصل نہیں ۔ حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:۔

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو ماہ رمضان میں پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ جبکہ اسی رمضان میں سورج کو درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں، نشان کے طور پر اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے۔"

.... امام الدارقطنیؒ اتنے بلند پایہ محدّث ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلویؒ نے اپنی کتاب نخبۃ الفکر میں لکھا ہے کہ:۔

"قَالَ الدَّارُ قُطْنِی یَا اَھْلَ بَغْدَادَ لَا تَظُنُّوْا اَنَّ اَحَدًا یَقْدِرُ اَنْ یَّکْذِبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا حَیٌّ"

کہ امام دارقطنی نے کہا اے بغداد کے رہنے والو مت گمان کرو کہ میرے جیتے جی کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کر سکتا ہے۔

.... یہ گواہی کُل عالم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے جبکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کے متعلق قرآن نے فرمایا کہ وہ تمام دینوں پر غالب کیا جائے گا۔ "لیظہرہ علی الدین کلہ" .... یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت ہی کے دو عظیم نشان ہیں اور چونکہ اس زمانے میں آپؐ کی صداقت نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمتوں کے ذریعہ دنیا پر بڑی شان سے ظاہر ہونا تھا اس لئے ان دو نشانات کو امام مہدی کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا مگر حقیقت میں یہ پیشگوئی اپنی ذات میں پوری ہو کر اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت پر گواہ ٹھہرتی ہے۔

(آپ) نے فرمایا اگر یہ بات درست ہے کہ یہ عالمی نشان تھا اور اگر یہ بات درست ہے کہ ادیانِ عالم پر غلبہ کے ساتھ ان نشانات کا کوئی تعلق ہے تو پھر یہ چھان بین کرنی چاہیئے کہ کیا دیگر مذاہب میں بھی کچھ اس طرف اشارے ملتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور نے یہودی اور مسیحی کتب مقدسہ کے بعض حوالے پیش کئے۔

(آپ) نے فرمایا کہ عہد نامہ قدیم (بائبل مقدس) یہودیوں اور مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔

یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے :۔

"آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔" (یسعیاہ باب ۱۳ آیت ۱۰ و ۱۱)

پھر لکھا ہے :۔

"خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آپہنچا۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے۔ اور ستاروں کا چمکنا بند ہو جائے گا۔" یوایل باب ۳ آیت ۱۴ و ۱۵)

(آپ) نے فرمایا کہ "خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آپہنچا۔" اس سے کیا مُراد ہے۔ وہ انفصال کا دن کیا ہے؟ کیا قرآن کریم میں بھی کسی ایسے دن کا اشارہ ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں (آپ) نے سورۃ المرسلات کی آیات ۹ تا ۱۹ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں بعض پیشگوئیاں ہیں اور ان میں جس "یوم الفصل" کا ذکر ہے۔ یہ وہ دور ہوگا جب "واذا الرسل اقتت" کے مصداق ایک خدا کا فرستادہ تمام انبیاء کے پیرایہ میں اور ان کی نمائندگی میں ظاہر ہوگا۔

(آپ) نے فرمایا کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل جسے عہد نامہ جدید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ :۔

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔۔۔

۔۔۔ اس وقت زمین پر ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔" (متی باب ۲۴ آیت ۲۹ تا ۳۱)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ عیسائی اس سے استنباط کرتے ہیں کہ ابن آدم سے مراد پرانا مسیح ہے لیکن اگر جیسا کہ وہ تصور باندھے ہوئے ہیں آسمان سے اسی شان کے ساتھ مسیح نے نازل ہونا تھا تو قوموں کے چھاتی پیٹنے کا کونسا موقعہ تھا۔ کیا خوشی میں تو میں چھاتی پیٹا کرتی ہیں۔!۔ ہاں بے بسی اور بے اختیاری کے وقت چھاتیاں پیٹی جاتی ہیں۔ اور عملاً یہ نظارہ لاہور میں اس طرح رونما ہُوا کہ جب چاند سورج گرہن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تو ایک ٹنڈے، مولوی کے متعلق جس کا ہاتھ کٹا ہُوا تھا اہلِ محلہ نے گواہی دی کہ وہ چھت پر چڑھا اور وہ ٹنڈے ہاتھ سے اپنی چھاتی پیٹ رہا تھا کہ اے خدا تو نے کیا کر دیا اب خلقِ خدا گمراہ ہو جائے گی اور اس شخص مرزا غلام احمد کو سچا مان لے گی۔ پس چھاتی پیٹنا مایوسی اور بے بسی سے تعلق رکھتا

ہے یا گہرے غم سے تعلق رکھتا ہے۔(آپ) نے فرمایا معلوم ہوتا ہے وہ نشان ایسا کھلا اور واضح ہوگا کہ آسمان سے بادلوں میں مسیح کو اترتا دیکھیں گے۔ لیکن پھر بھی بدبخت لوگ تکذیب کریں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے سورۃ القیٰمۃ میں یوم الفصل کے ذکر کے ساتھ مکذبین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس روز مکذبین کے لئے ہلاکت ہوگی۔

.... جہاں تک ستاروں کے آسمان سے گرنے کا تعلق ہے یہ نشان بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پورا ہوا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے... آئینہ کمالاتِ اسلام میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"۲۸۔ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آتی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی......... یہ تماشا جو ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا۔ خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں۔ جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا۔ کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام ۔ روحانی خزائن جلد ۵)

.... ہندو مذہب میں بھی ایسے ہی نشانات کا ذکر ملتا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں امام مہدی علیہ السلام نے ظاہر ہونا تھا۔ اس لئے لازم تھا کہ اس ملک کے بزرگوں کو بھی اس واقعہ کی خبر دی جاتی۔ چنانچہ بھجن مہاتما سورداس جی میں ذکر ہے :-

چندر سوریہ کو راہو گرسے مرتیو بہت پڑے
کلکی بھگوان تبھے پرکٹ ہوں داس سدھار کرے
ایک سہسر نو سو سے اوپر ایسا یوگ پڑے
سہسر ورش تک ست یگ بیتے دھرم کی بیل بڑھے

یعنی چاند اور سوریہ (سورج) کو راہو یکدم کھالے گا (یعنی چاند اور سورج کو کامل گرہن ہوگا) اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کلکی اوتار سری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں

کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔
ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی گرہن) ایک ہزار نو سو سال بکرمی گذر جانے کے بعد واقع ہوگا۔

اس میں بتایا گیا تھا کہ ۱۹۰۰ بکرمی (جو ۱۸۴۰ء بنتا ہے) کے بعد یہ واقعات ہوں گے اور ان نشانات کے ظہور کے وقت شری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔ (آپ) نے فرمایا چنانچہ جیسا خبر دی گئی تھی اس کے مطابق ہی ظہور میں آیا۔

(آپ) نے فرمایا کہ اہلِ اسلام میں بھی اس پیشگوئی کا چرچا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اس مہدی کی تائید میں اس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سَو برس سے اہلِ اسلام منتظر تھے۔" (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے اور اس حجت کا انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پُشت بعد پُشت انتظار کر رہے تھے۔ پس اگر اس کو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے۔ اور اس کے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عُشاق کی طرح اس کا انتظار کرتے تھے اور اس نشان کو دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے۔"

(نور الحق۔ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۵۴)

.... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ استدلال بعد میں پیدا ہونے والے ان اعتراضات کے جواب میں فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی دعویدار کے وقت میں یہ نشان ظاہر ہو کر پورا ہو جاتا اور اہلِ اسلام کی نظریں اس سے غافل رہتیں اور اس کا ذکر نہ ملتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح حضرت شیخ علامہ عبدالعزیز پرہاروی رح نے اپنے ایک شعر میں چاند سورج گرہن کا معین سال بھی بتایا۔ صاف ثابت ہے کہ یہ الہام کے نتیجہ میں ایسا ہوا ورنہ انسان اپنی طرف سے کوئی ایسی بات بنا نہیں سکتا (ان کا زمانہ ۱۷۹۳ء تا ۱۸۲۵ء ہے) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے آپ وفات پا چکے تھے۔ وہ کہتے ہیں ؎

در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

جب چودھویں صدی میں سے گیارہ برس گزریں گے تو آسمان پر خسوف کسوف چاند اور سورج کا ہوگا۔ اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہونے کا نشان ہوگا۔ (حروف ابجد کے اعداد کے مطابق "غاشی" کے ۱۳۱۱ھ عدد بنتے ہیں یعنی ۱۸۹۴ء کا سال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"سب سے آخر مولوی محمد لکھوکے والے اس زمانہ میں اسی گرہن کی نسبت اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں ایک شعر لکھ گئے ہیں۔ جس میں مہدی موعود کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ یہ ہے ؎

تیرھویں چند ستھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۰۵)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ مولوی محمد صاحب کی وفات جولائی ۱۸۹۳ء کی ہے۔ گویا اس پیشگوئی کے ظہور سے قریباً ایک سال پہلے آپ وصال پاچکے تھے۔ آپ کا استنباط خالصتہً اس فہم پر مبنی تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ (آپ) نے فرمایا کہ اس میں مولوی صاحب نے سورج گرہن کے متعلق غلطی سے ۲۷ دیں تاریخ لکھی ہے۔ جبکہ حدیث میں سورج کے گرہن کا اس کے دنوں میں سے درمیانی دن کا ذکر ہے جو ۲۸ تاریخ بنتی ہے لیکن چونکہ آپ نے "لکھیا ہک روایت والے" کے الفاظ میں روایت کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس لئے غلطی آسانی سے پکڑی جا سکتی ہے۔ مگر بنیادی بات یہ ہے کہ استنباط ان کا قطعی طور پر یہ تھا کہ مہینہ کے پہلے دن اور مہینہ کے درمیانی دن کی بات نہیں ہو رہی بلکہ گرہن کے دنوں میں سے پہلے دن اور درمیانی دن کی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے علماء نے جب بعد میں مطالبہ کیا کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن دکھاتے تو ہم مانتے تو.....

...... یہ حوالہ دیا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی استنباط کیا تھا کہ جب قمر کی پہلی رات فرمایا تو گرہن کے دنوں میں سے پہلا دن مراد تھا۔ اور اسی طرح سورج کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن مراد تھا۔

پھر حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے علامہ ابن خلدون کے حوالہ سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک حوالہ کا ذکر فرمایا۔ جس میں انہوں نے مہدیؑ کے زمانہ کی تعیین فرمائی ہے۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بزرگانِ امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ چند کتب کے نام یہ ہیں:۔

"حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مطبوعہ ۱۲۷۱ھ۔

"اقتراب الساعۃ" مصنفہ نواب نور الحسن خان صاحب مطبوعہ ۱۳۰۱ھ۔

"قیامت نامہ" فارسی مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب نے، جو آٹھویں صدی ہجری میں گزرے ہیں، اپنے قصیدہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

محدث العصر حضرت امام ابن حجر نے اپنی مشہور تصنیف "الفتاوی الحدیثیہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔

امام عبد الوہاب الشعرانی نے کتاب "مختصر تذکرہ القرطبی" میں ذکر کیا ہے۔

(حضرت اقدس) نے فرمایا کہ جو حدیثیں ان کتب میں درج ہیں۔ ان میں روایتوں میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر قدرِ مشترک یہ ہے کہ سب نے چاند سورج گرہن کو امام مہدی کے نشان کے طور پر قبول کیا اور اسے صحیح سمجھتے ہوئے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

شیعہ اصحاب کی معتبر کتابوں میں سے "بحار الانوار" اور "اکمال الدین" میں اس آسمانی نشان کا ذکر ملتا ہے جو امام مہدیؑ کے حق میں ظاہر ہونا تھا۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی یہ نشان اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوئے تو علماء نے مختلف بہانے تراشے اور مولویوں نے کہا کہ گرہن لگنا تو کوئی بات نہیں یہ تو لگتا رہتا ہے۔ اس میں کون سی خاص بات ہے اور رمضان کے مہینے میں بھی گرہن لگتے رہے ہیں۔ یہ روزمرّہ کی بات ہے۔ (آپ) نے فرمایا حالانکہ یہ روزمرّہ کی بات ہرگز نہیں۔ ہمارے ایک ماہر فلکیات ہیں ان سے مَیں نے کہا کہ چاند کی ۱۳ تاریخ اور سورج کی ۲۸ تاریخ کو گرہن اس طرح رمضان میں حساب کی رُو سے کتنی دفعہ لگا ہوگا تو انہوں نے لمبے حساب کتاب کے بعد بتایا کہ ان تاریخوں میں گرہن چھ سَو سال سے کم عرصہ میں نہیں لگ سکتا۔......... لیکن اصل بات یہ ہے کہ حدیث میں "لم یکونا"

کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ "لم تکونا" فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ گرہن کسی مہدی کے دعویدار کی صداقت کے نشان کے طور پر اس سے پہلے کبھی نہیں لگے۔

(آپ) نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ۱۸۹۴ء کے بعد آج ۱۹۹۴ء کا سال بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ہمارے لئے غیر معمولی خوشخبریاں لایا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس نشان کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی منادی کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا جس کے بعد آپ نے اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ تمام دنیا میں اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرمایا۔ اللہ سے حکم پاکر مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت لی اور جماعت کا آغاز ہوا۔ ۱۸۹۰ء کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر الہاماً ظاہر کیا کہ:۔

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُولًا" (تذکرہ صفحہ ۱۸۶)

آپؑ نے اعلان فرمایا کہ:

"واللہ انی انا المسیح الموعود"

کہ اللہ کی قسم میں مسیح موعود ہوں اور پھر مسیح موعود کے دعویٰ کے ساتھ مہدویت کا بھی دعویٰ فرمایا اور فرمایا:

"اِنّی انا المہدی الّذی ھو المسیح المنتظر الموعود"

میں یقیناً وہی مہدی ہوں جو مسیح موعود، مسیح منتظر بھی ہے۔

آپؑ نے جب یہ دعاوی پیش فرمائے تو مخالفت کا شور اٹھ کھڑا ہوا اور علماء نے سورج چاند گرہن کے نشان کا مطالبہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کے اس مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پھر احادیث میں پڑھتے تھے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہوگا اور جب تک یہ نشان پورا نہیں ہوا تھا اس وقت تک شور مچاتے تھے کہ یہ نشان پورا نہیں ہوا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳-۱۴)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"سورج چاند کو رمضان میں مقررہ تاریخوں پر پیشگوئی کے موافق گرہن لگا۔ یہ مولوی جب تک یہ واقع نہ ہوا تھا۔ مہدی کی علامتوں میں بڑے زور شور سے ممبروں پر چڑھ چڑھ کر اس کو بیان کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وقت پر اس نشان کو ظاہر کر دیا تو میری مخالفت کے لئے یہ خدا تعالیٰ کے اس جلیل الشان نشان کی بے حرمتی کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک پیشگوئی کی توہین کرتے ہوئے حدیثوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں!!!" (ملفوظات جلد ۳ صـ ۲۵۵-۲۵۶)

(آپ) نے فرمایا کہ کوئی مولوی کہہ سکتا ہے کہ ان مطالبات کے حوالے دیں لیکن جب علماء انکار میں بے حد جوش پر تھے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان کرنا کہ کل تک تم مطالبہ کیا کرتے تھے اور کسی ایک شخص کا بھی اس بات کو نہ جھٹلانا ثابت کرتا ہے کہ یہ اعلان تمام علماء نے تسلیم کر لیا ورنہ یہ ناممکن تھا کہ اس قدر شور و غوغا کے زمانہ میں مولویوں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بے بنیاد بات منسوب کرتے اور مولوی خاموش رہتے اور ایک بھی اس کا انکار نہ کرتا۔

جب علماء کا شور بڑھ گیا کہ اگر آپ سچے مہدی ہیں تو یہ نشان دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود..... کا دل ان مطالبات کی وجہ سے سخت غمگین ہوتا تھا اور بے اختیاری و بے بسی کا عالم تھا۔ آخر فروری ۱۸۹۴ء میں آپؑ نے بارگاہِ الٰہی میں اس طرح فریاد کی:

"اے خدا کیا میں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہو گئی فافتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔"

فروری ۱۸۹۴ء میں آپؑ نے یہ دعا کی تھی اور مارچ میں خسوف و کسوف کے وہ عظیم الشان نشان ظاہر ہو گئے۔ جو جب سے عالم پیدا ہوئے ہیں کبھی کسی دعویدار کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ حضرت مسیح موعود...... اس زمانے میں اپنے غم کی کیفیات کا اظہار اس دردناک شعر میں کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و ماہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

یہ نشان مشرق و مغرب کے افق پر ظاہر ہوا۔ مشرق میں:

چاند گرہن ۱۳۔ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۱۔ مارچ ۱۸۹۴ء بروز چہارشنبہ (بدھ) بوقت ۷ تا ۹ بجے شام ہوا۔ اور سورج گرہن ۲۸۔ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء

بروز جمعہ بوقت ۹ تا ۱۱ بجے دن ظاہر ہوا۔

اور چونکہ یہ عالمی نشان تھا اور چونکہ مشرق و مغرب کے خدا رسیدہ لوگ مدتوں پہلے بعض ہزاروں سال پہلے یہ پیشگوئی کر چکے تھے کہ ایک ایسا عظیم الشان نشان آئندہ آنے والے موعود کے حق میں ظاہر ہونے والا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ وہ جو کبھی نہیں ہوا تھا یکے بعد دیگرے پہلے سال رونما ہوا تو مشرقی افق پر اور دوسرے سال رونما ہوا تو مغربی افق پر۔ یہ بتانے کے لئے کہ اب مشرق و مغرب محمد مصطفےٰ ؐ کے غلام بنائے جائیں گے۔ اور یہ بتانے کے لئے کہ یوم الفصل آپہنچا ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ "لیظھرہ علی الدین کلّہ" کا وہ زمانہ جس کا وعدہ کیا گیا تھا وہ یہی زمانہ ہے۔ چنانچہ وہ عظیم نشان جو پہلے کبھی کسی کے حق میں نشان کے طور پر ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ وہ مشرقی افق پر پہلے ظاہر ہوئے جہاں سے مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا تھا۔ اور ترتیب بھی دیکھیں کس شان کی ترتیب ہے اور پھر دوسرے ہی سال مغربی افق پر بعینہٖ اسی طرح انہی تاریخوں میں ظاہر ہو گئے۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ قادیان میں یہ گرہن کس طرح دیکھے گئے۔ وہ کیا واقعات تھے کیا جذبات تھے۔ ان کا نہایت ہی دلنشیں ذکر کرتے ہوئے (آپ) نے فرمایا کہ چاند گرہن کے ظاہر ہونے کے بعد کئی لوگ دور دور سے قادیان کی طرف روانہ ہوئے تاکہ (حضرت اقدسؑ) کی معیت میں سورج گرہن کا نظارہ کریں۔ خود (آپ) کو بھی اس کا انتظار تھا چنانچہ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے (البیت) مبارک قادیان کی چھت پر اس دن کے لئے پورا اہتمام فرمایا کہ نماز کسوف و خسوف بھی ادا کی جائے گی اور سورج گرہن کا نظارہ بھی کیا جائے گا۔ آپ اپنے (رفقاء) کے ساتھ محو انتظار تھے کہ ایک دوست نے سورج گرہن لگنے کی خبر دی اور ٹھیک ۹ بجے آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر سورج بھی گہنایا گیا۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ اس وقت ان کی کیا کیفیات تھیں؟ کیسے ان کے جذبات میں ایک ہیجان برپا ہوا ہوگا؟ کس طرح وہ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوئے ہونگے؟ میرے الفاظ میں تو طاقت نہیں ہے کہ میں اس نقشے کو کھینچ سکوں۔ حضرت مسیح موعود ...... نے ایک عربی قصیدہ میں خود ان باتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ (آپ) کی ہدایت پر اس موقعہ پر بعض فلسطینی خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قصیدہ کے بعض منتخب اشعار سنائے۔ ہر شعر سنائے جانے سے قبل مکرم نصیر احمد صاحب قمر اس شعر کا اردو ترجمہ پڑھ کر سناتے اور پھر وہ شعر پڑھا جاتا اور جب اردو ترجمہ مکمل ہو

تو پھر فلسطینی خدام نے اپنے مخصوص طرز پر اس قصیدہ کو نہایت خوش الحانی سے دہرایا۔ اس قصیدہ کا پہلا شعر یہ ہے۔

بُشْرٰی لَکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاِخْوَانِ
طُوْبٰی لَکُمْ یَا مَجْمَعَ الْخُلَّانِ

(آپ) نے اس قصیدہ کے پڑھے جانے کے بعد اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس نشان کی ایک خاص بات مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد میں علم ہیئت کے مشہور پروفیسر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کا ایک بہت بڑا ایوارڈ بھی پا چکے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرہ سے زیادہ حصہ سے دیکھا جا سکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے۔ ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایشیا کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے جہاں پیشگوئی کے مقصود سیدنا حضرت مسیح موعود...... موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود...... تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جا سکتا تھا۔ فرمایا

"اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلادِ عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمتِ الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں پیدا ہو اور اس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔" (نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۱۵-۲۱۶)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ اس پیشگوئی کے پانچ پہلو ہیں جو خاص طور پر آپ سب کو یاد رکھنے چاہئیں:

۱۔ یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔
۲۔ سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن میں ہونا۔
۳۔ تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔
۴۔ مدعی کا موجود ہونا۔
۵۔ مدعی کا اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لئے نشان قرار دینا۔

ان نشانات کے یہ وہ پانچ پہلو ہیں جو جب سے دنیا بنی ہے کبھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ ایسی قطعی حقیقت ہے کہ بلا خوف تردید آپ تمام دنیا میں ڈنکے کی چوٹ پر بیان کر سکتے ہیں۔ (آپ) نے فرمایا کہ اس لئے کہ آپ سب کو اب منادی بننا ہے اس لئے ان باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دنیا میں پھیل جائیں اور دنیا کو بتائیں کہ سو سال ہو گئے امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں کب تک انکار کی حالت میں بیٹھے رہو گے۔

(آپ) نے فرمایا کہ اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں بہت سے دعویداران مہدویت کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ کہاں گئے؟ کوئی ایک بھی ان میں سے ایسا ہو تو دکھائیں جس کے حق میں چاند سورج نے گواہی دی ہو اور اس کو علم ہو اور اس نے ذکر کیا ہو یا اس کے مریدوں ہی نے ذکر کیا ہو کہ دیکھو یہ سچا مہدی ہے اور محمد رسول اللہ کا مہدی ہے کیونکہ اس کے حق میں چاند اور سورج گواہ بن گئے ہیں۔ حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ ساری تاریخ کھنگال کر دیکھیں اشارۃً بھی کسی مہدویت کے دعویدار نے ان نشانات کا ذکر تک نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تاریخ کے صفحات میں اس مہدی کا منہ دکھاؤ تو سہی جس نے اس شان کے ساتھ مہدویت کا دعویٰ کیا ہو اور جس کی تائید میں آسمان کے سورج چاند گواہ بن گئے ہوں۔ ہر مخالفت کے بعد وہ زیادہ قوت اور زیادہ شان کے ساتھ اپنے دعووں کا اعادہ کرتا چلا جائے اور کوئی اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔

(آپ) نے فرمایا کہ ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جہاں مہدی کا ذکر فرمایا وہاں اس کے وقت کو آمد مسیح کے ساتھ بھی باندھ دیا اور یہ ایک عظیم بات ہے جس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا کسی پر یہ پیشگوئیاں صادق نہیں آتیں۔ وجہ یہ ہے کہ پرانے زمانوں میں امت میں اکثر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ مسیح زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اس لئے جو مہدی کا دعویٰ کرتا تھا اس بے چارے کی مجال نہیں تھی کہ مسیح کو اتار لائے۔ اس لئے خالی دعویٰ مہدویت کر کے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ مسیح کو آسمان پر بٹھا رکھا تھا وہ لاتا کس طرح۔ وہ ایک مہدی کا دعویدار تھا جس کو خدا نے توفیق بخشی کہ اس فرضی مسیح کے صعود کو جھوٹا ثابت کرے .... اور اعلان کرے کہ اس کے رنگ میں وعدہ کے مطابق مسیح بن کر میں آیا ہوں۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے ابن ماجہ میں درج حدیث "لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم" کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں یہ پیغام تھا کہ کسی اور مسیح ابن مریم کا انتظار نہ کرنا، کسی اور مہدی کا جدا انتظار نہ

کرنا۔ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ابن مریم کے سوا کوئی اور مہدی نہیں ہے۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ اس طرف پہلے بھی علماء کی توجہ بعض دوسرے مہدویت کے دعویداروں کے تعلق میں مبذول ہوئی ہے۔ اس ضمن میں (آپ) نے تفسیر حقانی کے مشہور مصنف اور مشہور فقیہہ و متکلم مولانا عبد الحق حقانی دہلوی کا ایک حوالہ پیش فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں کہ

"اکبر کے عہد میں سید محمد جونپوری نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا جن کے مرید اب تک دکن میں موجود ہیں۔ ان کا مہدی بھی وہ مہدی نہیں۔ کیونکہ جس قدر علامات امام مہدی کے ہیں ان میں سے کوئی بھی محمد جونپوری میں نہ پائی گئی۔ نہ ان کے عہد میں دجال موجود تھا نہ نصاریٰ سے مقابلہ ہوا نہ اشاعت دین ہوئی نہ اس مہینے دوبار کسوف و خسوف ہوا۔"

(حقانی عقائد اسلام مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے بتایا کہ جب یہ نشان ظاہر ہو گیا تو مخالفین نے ظلم اور حق پوشی کی راہ سے اس بارہ میں عذرات پیش کئے۔ پہلا عذر یہ تھا کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقاۃ میں سے نہیں ہیں (آپ) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود......... اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے۔ یہ قول سراسر حماقت ہے کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی، جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا، اس کی صحت میں کیا کلام ہے۔"

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۱۳)

(آپ) نے فرمایا کہ یہ بہت قوی دلیل ہے اگر کسی انسان میں حیا ہو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سچی عقیدت ہو تو اس پیشگوئی کو جو تیرہ سو سال کے بعد بڑی شان کے ساتھ آسمان پر ظاہر ہوئی ہے۔ اسے محمد رسول اللہ کی طرف منسوب کرے۔ کسی اور کی طرف منسوب نہ کرے۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے ایک نقشہ کی مدد سے چاند اور سورج کے گرہن کے متعلق بتایا۔ کہ زمین اور سورج چاند کی گردش کے اعتبار سے چاند کو صرف ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو اور سورج کو صرف ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ تاریخوں کو گرہن لگ سکتا ہے۔ اس کے سوا گرہن ممکن نہیں۔ لیکن مولویوں کا مطالبہ ہے کہ چاند کو ۱۳ تاریخ کی بجائے پہلی رات کو گرہن دکھایا جائے اور سورج کو ۱۵ تاریخ کو گرہن دکھایا جائے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ مہینہ ۲۹ دن کا ہو۔ ورنہ تیس کا مہینہ ہوتا تو تب بھی نشان نہ بنتا۔ یعنی

ان کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی کائنات ساری ٹیڑھی ہو جاتی۔ فرمایا یہ ٹیڑھی سوچ والے مولوی کی شان ہے اس کے سوا ممکن نہیں۔ دنیا کے پردے پر تلاش کر لیں ایسی گدھوں والی سوچ آپ کو ان مولویوں کے سوا کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ مولوی کہتے ہیں کہ قدرت خداوندی کو مانتے ہو یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مانتے ہیں اور تم سے زیادہ مانتے ہیں لیکن جس طرح تم کہتے ہو چاند کو یکم کو گرہن لگتا تو چاند کو ۱۵۔ دن کا سفر ایک دن میں طے کرنا پڑتا۔ چاند کی رفتار اتنی بڑھ جاتی کہ وہ اپنے محور سے باہر نکل جاتا اور ایک قیامت آجاتی۔ پھر نشان کو کون دیکھتا!۔

(آپ) نے فرمایا کہ مولویوں کا یہ مطالبہ کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن دکھایا جائے سراسر ناجائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو افصح العرب تھے آپؐ نے "قمر" کا لفظ بولا ہے۔ جبکہ پہلی رات کے چاند کو "ہلال" کہتے ہیں۔ اگر پہلی رات کے چاند کو گرہن مقصود ہوتا تو آپ "ینکسف الھلال لِاوّل لیلۃٍ" فرماتے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا الفاظ کا چناؤ الٰہی تقدیر کے مطابق تھا۔
حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ پہلی رات کا چاند تو مولوی کمیٹیاں بنا بنا کر دیکھتے ہیں پھر بھی نہیں مانتے اس چاند بے چارے کا کیا رہے گا جو پہلی رات کا ہو اور اوپر سے اس پر گرہن کی مہر لگ جائے۔ اور اگر فرض کریں کوئی مہدویت کا دعویدار ایسی صورت میں پیدا ہو کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن لگے تو امام مہدی بے چارہ کہے گا دیکھو نشان پورا ہو گیا۔ مولوی کہیں گے نشان کہاں۔ چاند نکلا ہی نہیں! تو جس نشان کے متعلق اتنا انتظار تھا کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ ہوا تو اس شان کے ساتھ ظاہر ہوا کہ انسان کی طاقت ہی میں نہیں کہ وہ اس نشان کو دیکھ سکے!! (آپ) نے فرمایا کہ یہ اس اپنی حماقت کو محمدؐ رسول اللہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

...... فرمایا یہ نشان اس شان کے ساتھ ظاہر ہو چکے ہیں کہ اگر فطرتوں میں، طبیعت میں کجی نہ ہو اور اگر دماغ کا کچھ حصہ بھی صالح ہو تو انسان اس بارہ میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ یہ نشانات بڑی شان کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود...... کے وقت میں آپؑ کے دعوے کے بعد پورے ہو چکے اور اس میں ادنیٰ بھی تردد اور شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔
حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ پھر مولویوں نے یہاں تک ہرزہ سرائی کی کہ حضرت مسیح موعود...... سے کہا کہ بعض کتابوں میں یہی حدیث کچھ ترمیم کے ساتھ آئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی بعد میں آئے گا نشان پہلے ہو گا۔ (آپ) نے فرمایا کہ اس کا جواب تو پنجابی محاورہ میں یہ ہے کہ "ماں جمی نئیں تے پُت کوٹھے تے" کہ ماں تو پیدا نہیں ہوئی تو بیٹا کہاں سے کوٹھے پر چڑھ گیا۔ امام مہدی آیا

نہیں اس کا گواہ پہلے کہاں سے آگیا۔ اور اگر امام مہدی آیا نہیں گواہ پہلے آگیا تو پھر جس کی مرضی ہے مہدویت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ پھر کس طرح تلاش کرو گے۔ تو وہ نشان جس کا انتظار تھا پھر وہ نشان گھنایا گیا۔

(آپ) نے فرمایا کہ انکار ان کی فطرت پر چھپ چکا ہے۔ مسخ شدہ دماغ ہیں، مسخ شدہ دل ہیں، انکار کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ "انّھم لا یؤمنون" کہ کسی قیمت پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس فیصلہ کے بعد ہزار چاند گہنائے جائیں۔ لاکھ سورج گہنائے جائیں وہ مولوی جن کی آنکھیں گہنائی جا چکی ہیں، جن کی عقلیں گہنائی جا چکی ہیں وہ ان نشانات کو کبھی دیکھ نہیں سکتے۔

حضور (ایدہُ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس مہدیؑ نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور آسمان کے چاند ستاروں نے اس کے حق میں گواہی دے دی ہے۔ یہ مولوی مر ہی گے اور ان کی نسلیں مرتی چلی جائیں گی لیکن کبھی وہ مہدیؑ دوبارہ ظاہر نہیں ہوگا۔ جس کے حق میں آسمان کے چاند اور سورج اس طرح گواہی دیں۔

(آپ) نے فرمایا کہ ایک اعتراض مولوی یہ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود .... کو پہلے پتہ لگ گیا تھا کہ چاند اور سورج کو کب گرہن ہونے والا ہے اس لئے انہوں نے پہلے دعویٰ کر دیا .... فرمایا کہ گرہن کے بارہ میں تو تب پتہ لگ سکتا ہے کہ چاند کب نکلا اور اس بات کا تو ایک مہینہ پہلے بھی قطعی علم نہیں ہوتا کہ چاند کس وقت نکلے گا اور حضرت مسیح موعود .... نے ۱۸۹۰ء میں دعویٰ فرمایا ہے اور ۱۸۹۴ء میں یہ نشان ظاہر ہوا ہے اور مولویوں کا مسلک یہ بنتا ہے کہ نشان تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہوا ہے مگر ایک جھوٹے کو پہلے پتہ چل گیا اور اس نے اس علم کی بنا پر دعویٰ کر دیا۔ کہ جب یہ نشان ظاہر ہونے والا ہے تو میں کیوں نہ پہلے دعویٰ کر دوں۔ (آپ) نے فرمایا کہ اس وقت وہ سچا کہاں تھا۔ اسے کیوں پتہ نہیں چلا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ایک ہی دعویدار تھا۔ مسیح موعود و مہدی معہود کے سوا اور کوئی دعویدار تھا ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مولویوں کی منطق یہ ہے کہ جھوٹے کو پتہ چل گیا تھا اس لئے اس نے گویا چاند سورج کو مل لیا۔ وہ پہلے قبضہ کر بیٹھا تھا تو خدا سچے کو کیسے بھیج دیتا۔

(آپ) نے فرمایا کہ تم لوگ ..... رویت ہلال کمیٹیاں بنا کر ایک رات پہلے چاند دیکھنے کے لئے بیٹھتے ہو۔ اور پھر بھی پتہ نہیں چلتا۔ مسیح موعود کو کیسے پتہ چل گیا جب تک آسمان کا عالم الغیب خدا آپ کو نہ بتاتا، ناممکن تھا کہ آپ کو پتہ چل جاتا۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"سورج اور چاند کو گرہن لگنا کیا یہ میری طاقت میں تھا کہ میں اپنے وقت میں کر لیتا اور جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچے مہدی کا نشان قرار دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اس نشان کو میرے دعویٰ کے وقت پورا کر دیا ۔ اگر میں اس کی طرف سے نہیں تھا تو کیا خدا تعالیٰ نے خود دنیا کو گمراہ کیا ؟ اس کا سوچ کر جواب دینا چاہیئے کہ میرے انکار کا اثر کہاں تک پڑتا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور پھر خدا تعالیٰ کی تکذیب لازم آتی ہے"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۵)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے معاند مولویوں کی فتنہ انگیزیوں اور جھوٹ اور افتراء اور دل آزاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے باوجود ان کے لئے بد دعا نہیں کی جبکہ میں اپنے دل کو کہتا ہوں کہ ان کا خیال رکھ کہ آخر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں اور ان کا یہ حال ہے کہ ایک احمدی جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو ان کو آگیں لگ جاتی ہیں ۔ بھڑک اٹھتے ہیں سینے کھولنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کے رسول کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو قتل کر دو ۔ (آپ) نے فرمایا کہ ان حالات میں ان کی مخالفت کی وجہ سے جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے میرا ہمیشہ سے یہی فیصلہ ہے اور آخری دم تک انشاء اللہ یہی رہے گا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی اُمت خواہ وہ کس قدر برائیوں میں مبتلا ہو چکی ہے اس کے حق میں بد دعا نہیں کرنی ہمیشہ دعا دینی ہے ۔ لیکن بعض دفعہ ان لوگوں کے بہکانے والے سردار خود بد دعائیں مانگتے ہیں اور خدا بد دعا کی اجازت دیتا ہے ۔ پس جب ایسا وقت آئے تو پھر مجبوری ہے پھر خدا کی رضا کے حضور سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے ۔

(آپ) نے فرمایا کہ اس طرف میرا ذہن اس وجہ سے منتقل ہوا کہ میں نے خیال کیا کہ ۱۸۹۴ء کے سو سال کے بعد یہ مبارک سال چڑھا ہے ۔ جس میں ۱۸۹۴ء کی تاریخ اس پہلو سے دہرائی جائے گی اور وہ ساری برکتیں جو ۱۸۹۴ء کا سال لے کر آیا تھا میری امید تھی اپنے رب سے کہ آج خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی ان برکتوں کا نظارہ از سر نو کریں ۔

(آپ) نے فرمایا کہ اس خیال سے جب ۱۸۹۴ء کے الہامات کا مطالعہ کیا اور میں سمجھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ بد دعا لازماً کریں جو خدا چاہتا ہے کہ ہم کریں اور وہ ان علماء سوء کے متعلق ہے جو سارے نشانات دیکھ کر ان نشانات کو جو آسمان سے ظاہر ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گواہ بن کر پھر ان کا انکار کر رہے ہیں ۔

(آپ) نے پھر وہ الہامات پڑھ کر سنائے جن میں سے بعض یہ تھے۔

"رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے میرے رب العزت! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے اور ان کو اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ صـ ۶۵۵)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا۔

اے میرے رب العزت! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ (تذکرہ صـ ۶۷)

يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔

اے میرے رب العزت! میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔ (تذکرہ صـ ۵۱۲)

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ ان بد دعاؤں کا نشانہ محض شریروں پر پڑنا چاہیئے۔ اور شریروں میں سے بھی احتیاطاً شریروں کے سرداروں کو پیش نظر رکھ کر یہ دعا کریں۔

(آپ) نے فرمایا کہ یہ وہ دعائیں ہیں جن کی طرف میں جماعت کو بلاتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو تبدیلیاں دنیا میں رونما ہوتی ہیں۔ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کی دعاؤں کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعہ رونما ہوتی ہیں۔ جن کو انتہائی تکلیفوں میں خدا نے صبر کی توفیق بخشی اور جب اس صبر کو دعاؤں میں تبدیل کرنے کے دن آتے ہیں تو اللہ نے الہاماً بتایا کہ کیا دعائیں کرنی چاہئیں۔ پس آپ یہ دعائیں کریں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ زمین و آسمان کے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہونگی۔

(آپ) نے فرمایا کہ یقین جانیں کہ اللہ تعالیٰ ان بگڑے ہوئے دنوں کو ضرور جماعت کے حق میں تبدیل فرمائے گا۔ اور وہ تبدیلیاں پہلے ہی آپ دیکھ چکے ہیں۔ آج سے دو سال پہلے کیا آپ میں سے کسی ایک کے خواب و خیال میں بھی تھا کہ ایک دن ایسا طلوع ہونے والا ہے جبکہ تمام دنیا سے چار لاکھ سے زائد احمدی ایک لمحہ میں ایک وقت میں ایک ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہونگے۔

(آپ) نے حضرت مصلح موعود ...... کے ایک کشف کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ...... کے الہامات ہوں یا حضرت مصلح موعود کے کشوف ہوں۔ ان سب میں انگلیاں اسی سال

اور اسی دَور کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ (آپ) نے فرمایا آپ خوش نصیب ہیں اور تاریخ میں کم کم قومیں اتنی خوش نصیب ہوا کرتی ہیں جو ایسے زندہ نشانات کے دَور میں پیدا کی جائیں اور ایسے زندہ نشانات کی چلانے والی ہواؤں کے رخ پر قدم آگے بڑھائیں۔ اور اپنا سب کچھ خدمتِ دین کے لئے اس طرح جھونک دیں جس طرح آج آپ جھونک رہے ہیں۔

حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ مَیں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ مَیں نے جتنی بار آپ کو نیک کاموں کی طرف بلایا ہر بار آپ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اپنا سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ یہ نہیں دیکھا کہ اس راہ میں کتنے خطرات ہیں۔ کبھی آج تک مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں پیدا ہوا اور آسمان کا خدا گواہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ پوری طرح .... احمدیہ سے وفا کی ہے اور خدا آپ سے وفا کرے۔ خدا آپ کی نسلوں سے وفا کرے۔ آپ کبھی غم نہ دیکھیں۔ آپ کے سارے غم خوشیوں میں تبدیل کر دیئے جائیں اور وہ سارے وعدے آپ کے حق میں پورے ہوں جن کا پرانی پیشگوئیوں سے تعلق ہے۔

آخر پر (آپ) نے ان اسیرانِ راہ مولا کا ذکر فرمایا جنہوں نے لمبا عرصہ بہت تکلیف اٹھائی اور خدا نے پھر ان کی رہائی کی خوشی دی۔ ان میں سے چار اسیران یہاں موجود تھے .... فرمایا کہ مَیں تمام عالمگیر جماعت کی طرف سے آج ان کو آپ کی آنکھوں کے سامنے سینے سے لگاؤں گا۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ان اسیرانِ راہ مولا کو نہایت محبت اور پیار کے ساتھ شرف معانقہ عطا فرمایا اور اپنے سینے سے لگایا۔

(آپ) نے فرمایا کہ مَیں نے ان اسیرانِ راہِ مولا کو اپنے سینے سے لگایا ہے آپ سب کے سینوں کی نمائندگی ہیں۔ ان کی نمائندگی میں بھی جو یہاں موجود ہیں اور ان کی نمائندگی میں بھی جو یہاں موجود نہیں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح ان کو سینے سے لگا کر میرا سینہ ٹھنڈا ہوا ہے خدا آپ سب کے سینے ٹھنڈے کرے گا۔ اللہ کرے کہ ہم ان پر رحمتوں کی بارشوں کا نزول دیکھیں۔ (آپ) نے ان اسیرانِ راہِ مولا کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی جو شدید گرمی اور کال کوٹھڑیوں میں اپنے زندگی و موت کے فیصلوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ (آپ) نے فرمایا کہ ان پر جو نحوست کی تلوار ان لوگوں نے لٹکانے کی کوشش کی ہے وہ سب سے بدبخت نحوست کی تلوار ہے۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہیں۔ مگر اللہ جانتا ہے اور خدا کی ساری کائنات گواہ ہے کہ وہ وہ لوگ ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق میں سرتاپا ڈوبے ہوئے آپؐ کے خدام ہیں اور ان پر یہ

ناپاک اور جھوٹا الزام ، یہ گندی تہمت لگائی گئی ہے ۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور جس رنگ میں یہ تہمت لگائی گئی ہے وہ تہمت گواہ ہے کہ یہ بدبخت لوگ جھوٹے ہیں ۔کیونکہ ان کو جھوٹ میں بھی یہ توفیق نہیں ملی کہ یہ کہہ سکیں کہ انہوں نے نعوذ باللہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مخالفت میں کوئی بات کی تھی ۔ کچھ کہہ سکے تو اتنا کہہ سکے کہ یہ پکڑے گئے جب (کلمہ توحید و رسالت) کا اعلان کر رہے تھے ۔ یہ ایسی حالت میں پکڑے گئے جب ان کے قبضہ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" دستیاب ہوئی ۔ جب ان کے گھروں کی تلاشی لی گئی تو ان کے گھروں سے قرآن کریم کے نسخے برآمد ہوئے ۔ اس لئے یہ لوگ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے گستاخ ہیں ۔ پس الزام میں اس الزام کے جھوٹا ہونے کا ثبوت شامل ہے ۔

(آپ) نے فرمایا کہ جو مظلوم ہیں اور مغلوب ہیں جو کم تعداد میں ہیں انہیں بہرحال اپنی تعداد کو بڑھانا ہے اور ان کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنا ہے ۔ اے مسیح موعود کے شیرو اُٹھو اور یہ کر کے دکھا دو ۔ خدا کی تائید تمہارے ساتھ ہے ۔ آج نہیں تو کل یہ ضرور ہوگا ۔ یہ تو آسمان کی تحریریں ہیں جو تبدیل نہیں کی جا سکتیں ۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرسوز اختتامی دعا کروائی ۔

دعا کے بعد یہ علم ہونے پر کہ ابھی سیٹلائیٹ ٹرانسمشن کا کچھ وقت باقی ہے حضور نے مختلف ممالک میں مختلف شہروں میں ان احمدیوں کا ذکر فرمایا جو ٹی ۔ وی پر یہ پروگرام براہِ راست دیکھ اور سن رہے تھے ۔ (آپ) نے بعض شہروں کا بعض احباب کا نام بھی لیا اور فرمایا کہ یہ سارے یاد رہتے ہیں ۔ جس طرح شمع حقیقت کی لَو گھومتی ہے اسی طرح تصوّر میں ان لوگوں کی یادیں گھومتی رہتی ہیں ۔ یہ تذکرہ جاری تھا کہ مختلف ممالک سے ایم ۔ ٹی ۔ اے کے فون پر پیغامات آنے لگے کہ ہم بھی اس پروگرام میں شامل ہیں اور حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں اور تمام جماعت کو سلام بھجواتے ہیں ۔ یہ منظر نہایت ہی ایمان افروز تھا ۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا کی جماعتیں سمٹ کر اسلام آباد (ٹلفورڈ ۔ لندن) میں آبسی ہیں ۔ عالمی اتحاد اور (امامت) کے ساتھ افرادِ جماعت کی سچی اور کامل وابستگی اور عشق و محبت اور عالمی اخوت کا یہ عجیب روح پرور نظارہ تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ۔ جس جس ملک یا جماعت کی طرف سے فون پر اطلاع آتی اس جماعت کا نعرہ بلند کیا جاتا ۔ اسی دوران بستی رنداں کے ایک شاعر "بے دس کملا" نے "اسیرانِ مولاتم پر سلام" کے عنوان سے اپنی ایک نظم (آپ) کے ارشاد پر بڑے پُرسوز اور پُر اثر انداز میں سنائی ۔ اور قریباً آٹھ بجے یہ نہایت ہی بابرکت اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا ۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔ ۲۶ ۔ اگست ۱۹۹۴ء)

نہ راس آئے گا یہ کاروبار، کر دیکھو

خلافِ سُنّتِ پروردگار کر دیکھو
خزاں کے دَور کو فصلِ بہار کر دیکھو
ستمگری کا چلن اختیار کر دیکھو
بہ ذوق و شوق کرو بار بار کر دیکھو
فروغِ کذب پہ بھی انحصار کر دیکھو
اگر ہے شوق تو یہ کاروبار کر دیکھو
شکست دے نہ سکو گے مرے دلائل کو
تم اپنی عقل و خرد آشکار کر دیکھو
بہ جبر روک دو تم رات دن کی گردش کو
یہ حوصلہ بھی کبھی اختیار، کر دیکھو
معاشرہ ہے تمہارا بہت زوال پذیر
جو بس چلے تو اسے بھی سنوار، کر دیکھو
وہ خواب جس کی ہے تعبیر اتّحادِ عمل
کبھی نہ دیکھو گے کوشش ہزار، کر دیکھو
کبھی نہ توڑ سکو گے حصارِ بدعملی
یہ جدّ و جہد بھی تم بار بار، کر دیکھو

غرور خاک میں مل جائے گا خدا کی قسم
ذرا بلند سرِ افتخار، کر دیکھو
خدا کے قہر سے بچ کر نہ جا سکو گے کہیں
خدا کے بندوں کو تم سنگسار، کر دیکھو
شہید ہو کے بنیں گے یہ زندۂ جاوید
جو اہلِ حق ہیں ذرا اُن کو مار، کر دیکھو
کیا ہے تم نے نڈر ہو کے سامنا جن کا
تم اُن بلاؤں سے آنکھیں تو چار کر دیکھو
مخالفت میں نہ کوئی کسر اٹھا رکھنا
نہ راس آئے گا یہ کاروبار کر دیکھو
ملے گا غیب سے تم کو لباس تقویٰ کا
منافقت کی قبا تار تار کر دیکھو
کبھی نہ بند کیا جائے گا درِ توبہ
یہ طوقِ شرک گلے سے اُتار کر دیکھو
سنو! کہ تم کو خبردار کر رہا ہے سلیمؔ
جو مرد ہو تو کبھی خود کو مار کر دیکھو

جناب سلیمؔ شاہجہانپوری

توحیدِ خالص

محترم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب شاہد

اللہ تبارک و تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ اکیلا ہے اور اُس جیسا کوئی نہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ فرقانِ حمید میں خود فرماتا ہے۔ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ بِن مانگے اور بے حساب دینے والا ہے (بقرہ ۱۶۴) اور معبودانِ باطلہ اول تو کچھ دیتے ہی نہیں۔ اگر دیں بھی تو احسان زیادہ ہوتا ہے دیا کم جاتا ہے۔

پھر سورۃ الحدید آیت ۴ میں ہے۔ وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی ہے۔ جو اول بھی ہو اور آخر بھی ہو۔ سب کچھ اُسی کی تخلیق ہوتی ہے۔ وہ کسی کی تخلیق نہیں ہوتا۔ ابتداء سے بقا بھی اسی کو میسّر ہے۔ اور انتہاء تک دوام بھی اُسی کو حاصل ہے۔ اُس کو فنا نہیں کیونکہ کسی میں طاقت نہیں کہ اُس کو فانی بنائے۔ اُس میں کوئی کمزوری نہیں کہ کسی سے طاقت حاصل کرے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ اخلاص میں فرمایا نہ وہ کسی کی پیدائش ہے اور نہ اس کو کسی نائب یا ولی یا اولاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ تو کمزور اور فانی وجودوں کے لئے لازم ہیں۔ اُن کی ضرورت ہے کہ اُن کی یادگار کوئی ہو۔ اُن کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے کوئی نائب ہو۔ اُن کی حکومت کے اختتام کے بعد کوئی ایسا حاکم ہو جو اُن کے نام کو زندہ رکھ سکے۔ جو ہمیشہ سے ہے جس نے ہمیشہ رہنا ہے اس کو بھلا نائب یا بیٹے کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب مَوت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں"

اگر کسی معبود کو اپنے نائب یا بیٹے یا ولی کی ضرورت ہے تو وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ معبود کہلا سکے۔ نہ ہمارا ضمیر اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اس جیسے کمزور وجود کو اپنے اوپر خواہ مخواہ مسلّط کر لیں۔ ہم تو اسی اللہ کو مانتے ہیں جو بے مثل اور اکیلا ہے۔ اُس جیسا نہ ہے نہ ہو سکتا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اُس کے پاس تمام طاقتیں ہیں۔ نہ اُس کی کوئی طاقت سلب ہو سکتی ہے اور نہ کمزور ہو سکتی ہے۔ تمام صفاتِ کاملہ اُسی کو زیب

دیتی ہیں۔ اس کی صفات کبھی تعطل نہیں آتا۔ لامحدود اور بے انتہا صفات کا مالک ہے۔ ہماری سوچ اور فکر بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کیلئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد - روحانی خزائن جلد ۱۷ صـ۲۹)

پھر فرماتے ہیں

"بلکہ ہم اُسی خدا کو مانتے ہیں جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح غیر محدود ہیں۔ اور ناپیدا کنار اور غیر متناہی ہیں۔" (چشمۂ معرفت - روحانی خزائن جلد ۲۳ صـ۲۸۲)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مزید فرماتے ہیں کہ

"اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا نہ آگ۔ نہ پانی۔ نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا اُن پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔"

(لیکچر لاہور - روحانی خزائن جلد ۲۰ صـ۱۵۴)

پس اسباب پر بھروسہ یا اپنی طاقت یا استعدادوں یا چالاکیوں پر انحصار کرنا انسان کو توحید خالص سے دور لے جاتا ہے اور شرک کی ملونی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔

اسباب کا وہی حال ہے جیسے بعض اعمال جو موقع اور محل کی مناسبت سے نہ کئے جائیں تو وہ اکارت جاتے ہیں۔ جس طرح مسنون نکاح کے بغیر عورت اور مرد کا ملنا معیوب اور معاشرہ کے لئے تباہ کن اور گناہ ہے۔ لیکن جب "دو بول" پڑھ کر شریعت اور قانون کے مطابق رخصت کیا جاتا ہے تو وہی عمل صالح، نیک ہونے اور مسرت و خوشی اور راحت کا سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس اسباب اور وسیلے جب خدا سے علیحدہ ہو کر اختیار کئے جاتے ہیں تو گناہ اور شرک کا حصہ بن جاتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اُس سے خود مانگ کر وسیلہ اور اسباب ڈھونڈے جائیں یا اس معاملہ میں جد و جہد کی جائے تو وہ عمل باعثِ ثواب اور بابرکت اور الٰہی منشاء کے مطابق بن جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

" یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے ۔ نہ کوئی ذات اسکی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے نہ کسی چیز کے صفات اسکی صفات کے مانند ہیں ۔ انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے ۔" (لیکچر لاہور ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

" اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ ۔ کیونکہ یقیناً شرک ایک عظیم ظلم ہے ۔" (سورۃ لقمان آیت ۱۴)

خدا تعالیٰ کا کسی کو شریک بنانا ایک ظلمِ عظیم قرار دیا گیا ۔ کہ اس کا مداوا ممکن نہیں ۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بغیر کسی دلیل کے ظلم کرتے ہیں ۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ۔

" جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود ٹھہرایا ۔ اس نے ایسا بغیر کسی دلیل کے کیا ۔" (سورۃ المومنون آیت ۱۱۸)

پھر دوسری جگہ فرمایا کہ

" کیا انہوں نے اُس کے علاوہ کوئی معبود بنا لیا ہے ۔ ان سے کہہ دو کہ اس کے لئے کوئی دلیل تو لاؤ ۔" (سورۃ الانبیاء : آیت ۲۵)

یعنی انہوں نے معبود بھی بنایا تو بغیر کسی حجت اور دلیل کے ۔ ایسے معبود کا کیا فائدہ جو خود ہی زندگی سے محروم ہو ۔ جس میں زندگی کے کوئی آثار نہ ہوں ۔ بُت تو کہتے ہی ایسی مُورت کو ہیں جو حرکت کرنے سے بھی لاچار ہو ۔ جو اپنے چہرہ سے مکھی بھی نہ اڑا سکے ۔ کسی کی دست درازی سے محفوظ نہ رکھ سکے وہ دوسروں کی مدد کیا کرے گا ۔ دوسروں کی حاجت روائی کیونکر کرے گا ۔ دوسروں کی پکار کا جواب کیسے دے پائے گا ۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا معبود اصل معبود کا بیٹا ہے ۔ اگر تو اُن کا معبود حقیقی ہے تو پھر اسے بیٹے کی حاجت نہیں ۔ کیونکہ بیٹے کمزور فانی مخلوق کے ہوتے ہیں ۔ جس نے خود ہمیشہ رہنا ہے اس کے قویٰ میں بھی اضمحلال پیدا نہیں ہونا اس کو بیٹے کی کیا حاجت ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

" وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے وہ پاک ہے اور ایسی باتوں سے بے نیاز ہے ۔" (سورۃ یونس ۶۹)

نہ ہی اس کو کسی نے جَنا ہے اور نہ ہی کوئی جَننے کی حاجت ہے ۔" (سورۃ اخلاص)

خدا کو ایسے بیٹے کی کیا حاجت جس کی پیدائش ایک عام انسان کی طرح ہوئی ۔ انجیل اور تاریخ سے ثابت ہے کہ زندگی بھر اس بیٹے نے ایک کمزور اور عاجز انسان کی طرح انسانی ضروریات رکھتے ہوئے مختلف اور کئی مواقع پر بے بسی کا اظہار کیا ۔ اس کی طاقتیں اور صفات کیونکہ معطل ہو گئیں کہ وہ لاچار ہو گیا ۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"خدا کبھی معطل نہیں ہوگا۔ ہمیشہ خالق۔ ہمیشہ رزاق۔ ہمیشہ رب۔ ہمیشہ رحمان۔ ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ میرے نزدیک ایسے جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۴۷)

پس یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ خدا کا نہ کوئی شریک ہے۔ نہ اُس جیسا کوئی ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ پھر مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے۔ اس صورت میں خدائی معرضِ خطرہ میں رہے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ کامل خدا ہے۔ جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفاتِ کاملہ کے ایک خدا منتخب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صـ ۳۷۲)

پس ہم اس خدا کو پرستش کے لائق سمجھتے ہیں اور اسی خدا پر ایمان لاتے ہیں جو ایسی کامل صفات کا مالک ہے۔ اس سے بڑھ کر تو کیا اس جیسا بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہی توحید ہے۔ جو سوائے ایک کے سب کی نفی کرتا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مضمون بھی یہی وضاحت کرتا ہے کہ اگر اللہ کو نکال دیا جائے جو کہ جامع صفات کا مالک ہے تو پھر کوئی ہستی اس کائنات میں نہیں جس کی پرستش کی جا سکے یا جو ان جامع حسنات کے قریب بھی پہنچ سکے۔ اسی لئے کلمہ میں پہلے نفی رکھ کر زور دیا گیا ہے اور اللہ کے مقابل پر تمام معبودانِ باطلہ کی نفی کی گئی ہے۔

دوسری بات یہ ملحوظِ خاطر ہونا ضروری ہے کہ لا الٰہ کا مضمون انسانی فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہے انسان کی فطرت اس بات کی متقاضی ہے وہ اپنے اوپر اور بالا صرف اسی کو سمجھتا ہے جو اس کے اہل ہو۔ اور اس کا ذہن اس کو پرستش کے قابل سمجھتا ہے جو صفاتِ کاملہ کا حامل ہو۔ اگر کوئی ایک کمی یا کمزوری اس میں ہو اور اگر کسی بھی جہت سے کمزوری کا احتمال ہو تو وہ ایک انسان کے نزدیک اللہ یا رب کہلانے کے قابل نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ کمزور اور مطلبی اور ذاتی مفادات کے حامل لوگوں نے جب خدا کے تصوّر

کو کمزور کر کے دکھایا اور خدا کی صفات میں کمی یا نقص ظاہر کر کے لوگوں کے سامنے پیش کیا تو لوگ جن کی فطرت اس کمزوری کو لاشعوری طور پر تسلیم نہیں کرتی تھی خدا کے وجود سے منکر ہو کر دہریت کی آغوش میں جا گرے۔

اور جو لوگ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے جانتے تھے کہ ایک انسان کسی بھی حالت میں خود کفیل نہیں۔ اس دنیا میں جیسا بھی اختیار اسے مل جائے۔ اگر وہ شہنشاہ بھی بن جائے تو بھی مجبور و معذور رہے۔ اس کو دوسروں کا سہارا لینا پڑتا ہے آفاقی اور دنیوی حوادث کے سامنے بے بس ہونا پڑتا ہے۔ اس کی فطرت متقضی ہے کہ وہ شہنشاہوں کے شہنشاہ کے سامنے جُھکے اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ ان میں سے کچھ تو صحیح راستہ پا گئے اور کچھ غلط راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے ڈھکوسلوں وسیلوں کو خدا بنا کر اور معبودانِ باطلہ کو اپنا کر اپنی فطرت کی تسکین کی کوشش کی۔ چونکہ ان کا راستہ غلط تھا۔ ان کا چناؤ درست نہیں تھا اسی لئے گمراہ ہو کر ہدایت سے دُور جا پڑے۔ ان لوگوں نے ایسے ایسے خلاف فطرت طریق اختیار کئے کہ عقل دم بخود ہو کر رہ جاتی ہے۔ صحیح فطرت انسان ششدر و حیران ہو کر پریشان ہو جاتا ہے کہ ایک اچھا بھلا انسان قبروں اور مُردوں سے سوال کر رہا ہے۔ اُن کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ کسی مزار کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی رگڑ رہا ہے۔ کسی نام نہاد مذہبی رہنما اور پیر یا سادھو یا مَن گھڑت بزرگ اور پہنچے ہوئے کے آستانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا ہے۔ یا کسی منچلے اور دیوانے کے سامنے آہ و زاری کر رہا ہے۔ بعض اوقات ایسے ایسے روح فرسا حالات دیکھنے کو ملتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا انسان اتنا بھی گر سکتا ہے۔ مَیں نے خود اپنی آنکھوں سے ایسے نظارے دیکھے کہ ایک شخص زمین میں لوٹ پوٹ ہو گیا سر کے بل قبروں تک گیا اور سَر میں راکھ ڈال کر قبر کے سامنے سجدہ ریز ہوا۔ یہ حالت اس وقت پہنچتی ہے جب انسان توحید سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ توحید کا راستہ چھوڑ کر کسی نہ کسی رنگ میں شرک کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ خدا، اُس کی کتاب، اُس کے رسول اور اُس کے نائبین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا زاویہ نظر اختیار کر لیتا ہے۔ اپنی انا کو مار کر اپنی خودی کو چھوڑ کر عبودیتِ کاملہ اور اطاعتِ صحیحہ کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے خودی کو بلند کرنے اور جھوٹی انا کا پرچار کرنے لگتا ہے یا پھر اتنا گر جاتا ہے کہ غیر اللہ کے سامنے بھی تذلّل اور خواری اختیار کر لیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

”توحید ایک نور ہے جو آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وجود کے ذرّہ ذرّہ میں سرائت کر جاتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۸)

اس نور کو حاصل کرنا انسان کی پیدائش کا اصل مقصد ہے۔ اس لئے عبودیت کو ہی جن و انس کی

پیدائش کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ مزید فرماتے ہیں:۔

"پس چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ دکھلاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۵)

یہی وجہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ

"خُذُوا التَّوحِید یا ابنائے فارسی"

یعنی اے ابنائے فارس توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

ابنائے فارس میں نہ صرف جسمانی اولاد بلکہ روحانی اولاد بھی شامل ہے۔ اسی لئے اس ارشاد باری تعالیٰ میں تمام جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ توحید کو مضبوطی سے پکڑو اور خالص توحید پر قائم ہو جاؤ۔ توحید کا دامن کبھی نہ چھوڑنا ورنہ اصل مقصد سے دُور جا گرو گے۔ ہمیں چاہیئے کہ نہ صرف توحید کا پرچار کرتے رہیں۔ بلکہ توحید کے بارے میں اپنا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور اپنی اولاد کو توحید پر قائم رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتے رہیں۔

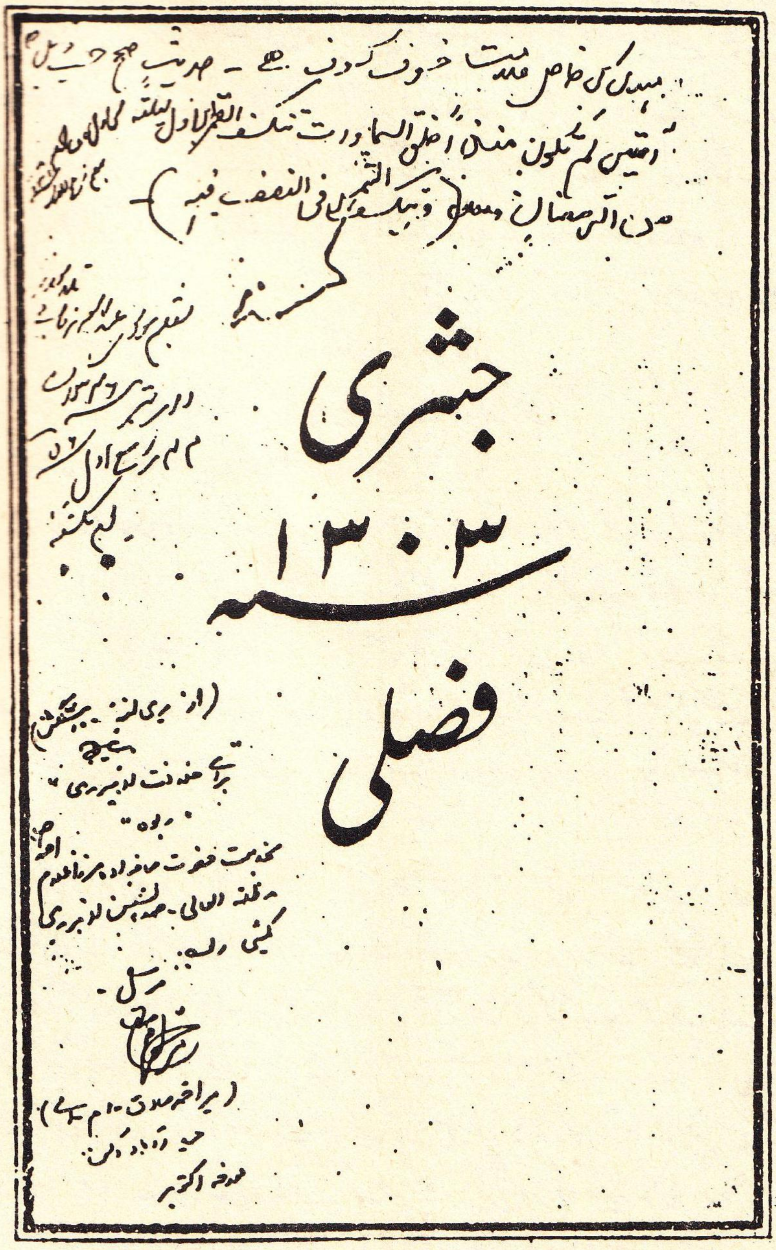
آخر میں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے درج ذیل ارشاد پر اس مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے......... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو۔ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔"

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں توحیدِ کامل پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عکس جنتری سنہ ۱۳۱۱ھ بمطابق سنہ ۱۸۹۴ء



اس جنتری میں ظہور مہدیؑ کے آسمانی نشان خسوف و کسوف (چاند و سورج گرہن) کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر ہے۔ (ایڈیٹر)

۷

روز	اردی بہشت سنہ ۱۳۰۳ ف	شعبان سنہ ۱۳۱۱	مارچ سنہ ۱۸۹۴ء	ماگھ بدی سمت ۱۸۱۵	کیفیت تعطیلات
سہ شنبہ	۱	۲۷	۶	۱۴	
چہار شنبہ	۲	۲۸	۷	اماوس	
پنجشنبہ	۳	۲۹	۸	پھاگن سدی یکم	
جمعہ	۴	۳۰	۹	۲	
شنبہ	۵	غرہ رمضان	۱۰	۳	
یکشنبہ	۶	۲	۱۱	۴	
دوشنبہ	۷	۳	۱۲	۵	
سہ شنبہ	۸	۴	۱۳	۶	
چہار شنبہ	۹	۵	۱۴	۷	
پنجشنبہ	۱۰	۶	۱۵	۸	
جمعہ	۱۱	۷	۱۶	۱۰	
شنبہ	۱۲	۸	۱۷	۱۱	
یکشنبہ	۱۳	۹	۱۸	۱۲	
دوشنبہ	۱۴	۱۰	۱۹	۱۳	
سہ شنبہ	۱۵	۱۱	۲۰	۱۴	
چہار شنبہ	۱۶	۱۲	۲۱	پورنم	دو یوم تعطیل ہولی و خسوف قمر
پنجشنبہ	۱۷	۱۳	۲۲	پھاگن بدی یکم	
جمعہ	۱۸	۱۴	۲۳	۲	
شنبہ	۱۹	۱۵	۲۴	۳	
یکشنبہ	۲۰	۱۶	۲۵	۴	
دوشنبہ	۲۱	۱۷	۲۶	۵	
سہ شنبہ	۲۲	۱۸	۲۷	۶	
چہار شنبہ	۲۳	۱۹	۲۸	۷	
پنجشنبہ	۲۴	۲۰	۲۹	۸	
جمعہ	۲۵	۲۱	۳۰	۹	
شنبہ	۲۶	۲۲	۳۱	۱۰	
یکشنبہ	۲۷	۲۳	اپریل	۱۰	
دوشنبہ	۲۸	۲۴	۲	۱۱	
سہ شنبہ	۲۹	۲۵	۳	۱۲	
چہار شنبہ	۳۰	۲۶	۴	۱۳	
پنجشنبہ	۳۱	۲۷	۵	۱۴	یکیوم تعطیل لیلۃ القدر

۸



روز	سنہ ۱۳۰۳ خورداد الٰہی	سنہ ۱۳۱۱ رمضان	سنہ ۱۸۹۴ء اپریل	سمبت ۱۸۱۵ پھاگن بدی	کیفیت تعطیلات
جمعہ	۱	۲۸	۶	اماوس	سورج گرہن تعطیل یکیوم
شنبہ	۲	۲۹	۷	چیت سمبت ۱۹۱۶	یکیوم تعطیل اوگادی سوبہ سمبت ۱۸۱۶
یکشنبہ	۳	غرہ شوال	۸	۳	چہار یوم تعطیل عید الفطر
دوشنبہ	۴	۲	۹	۴	״
سہ شنبہ	۵	۳	۱۰	۵	״
چہارشنبہ	۶	۴	۱۱	۶	״
پنجشنبہ	۷	۵	۱۲	۷	معاوضہ جمعہ تعطیل سورج گرہن
جمعہ	۸	۶	۱۳	۸	
شنبہ	۹	۷	۱۴	۹	
یکشنبہ	۱۰	۸	۱۵	۱۰	
دوشنبہ	۱۱	۹	۱۶	۱۱	
سہ شنبہ	۱۲	۱۰	۱۷	۱۲	
چہارشنبہ	۱۳	۱۱	۱۸	۱۳	
پنجشنبہ	۱۴	۱۲	۱۹	۱۴	
جمعہ	۱۵	۱۳	۲۰	پونم	
شنبہ	۱۶	۱۴	۲۱	چیت بدی یکم	
یکشنبہ	۱۷	۱۵	۲۲	۲	
دوشنبہ	۱۸	۱۶	۲۳	۳	
سہ شنبہ	۱۹	۱۷	۲۴	۴	
چہارشنبہ	۲۰	۱۸	۲۵	۵	
پنجشنبہ	۲۱	۱۹	۲۶	۶	
جمعہ	۲۲	۲۰	۲۷	۷	
شنبہ	۲۳	۲۱	۲۸	۸	
یکشنبہ	۲۴	۲۲	۲۹	۹	
دوشنبہ	۲۵	۲۳	۳۰	۱۰	
سہ شنبہ	۲۶	۲۴	مئی	۱۱	
چہارشنبہ	۲۷	۲۵	۲	۱۲	
پنجشنبہ	۲۸	۲۶	۳	۱۳	
جمعہ	۲۹	۲۷	۴	۱۴	
شنبہ	۳۰	۲۸	۵	اماوس	
یکشنبہ	۳۱	۲۹	۶	بیساکھ بدی یکم	
دوشنبہ	۳۲	غرہ ذی قعدہ	۰	۲	

۱۴

فہرست تعطیلات محکمہ جات ممالک محروسہ سرکار عالی بابت سنہ ۱۳[illegible]ف

ماہ آبی: ماہ	ماہ آبی: تاریخ	ماہ ہلالی: ماہ	ماہ ہلالی: تاریخ	تعداد ایام	تفصیل تعطیل
آذر	۱۰	ربیع الثانی	۶	یک یوم	تعطیل سالگرہ مبارک حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
"	۱۲ تا ۱۴	"	۸ تا ۱۰	سہ یوم	دو یوم تعطیل دسہرہ و یک یوم معاوضہ جمعہ
"	۱۵	"	۱۱	یک یوم	تعطیل یازدہم شریف
دی	۴	"	۲۹	یک یوم	تعطیل دیوالی
"	۱۷	جمادی الاول	۱۲	دو یوم	تعطیل عرس ہیونگیر
بہمن	۲۱ تا ۲۸	جمادی الثانی	۱۶ تا ۲۳	ہشت یوم	تعطیل کرسمس صرف برائے عیسائیان
اسفندار	۱۱	رجب	۶	یک یوم	تعطیل عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
"	۲۱ تا ۲۴	"	۱۶ تا ۱۹	چہار یوم	تعطیل سہ یوم عرس کوہ شریف و یک یوم معاوضہ جمعہ
فروردی	۸	شعبان	۳	یک یوم	تعطیل بسنت پنچمی
"	۱۸ و ۱۹	"	۱۳ و ۱۴	دو یوم	تعطیل شب برات
"	۳۱	"	۲۶	یک یوم	تعطیل شیوراتری
اردی بہشت	۱۹	رمضان	۱۴	دو یوم	تعطیل ہولی و خسوف قمر
"	۳۱	"	۲۷	یک یوم	تعطیل لیلۃ القدر
خورداد	یکم	"	۲۸	یک یوم	تعطیل کسوف شمس
"	۲	"	۲۹	یک یوم	تعطیل اوگادی
"	۳ تا ۶	شوال	غرہ تا ۴	چہار یوم	تعطیل عید الفطر
"	۸	"	۵	یک یوم	معاوضہ جمعہ تعطیل سورج گرہن
تیر	۱۳ تا ۱۶	"	۱۴ تا ۱۷	چہار یوم	تعطیل عرس گلبرگہ شریف
"	۱۶	"	۱۸	یک یوم	تعطیل سالگرہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
امرداد	۷ تا ۱۱	ذی حجہ	۹ تا ۱۳	پنج یوم	چہار یوم تعطیل عید الضحیٰ و یک یوم معاوضہ جمعہ
شہریور	یکم تا نہم	محرم	۵ تا ۱۳	نہ یوم	ہشت یوم تعطیل عشرہ شریف و یک یوم معاوضہ جمعہ
مہر	۸	صفر	۱۴	یک یوم	تعطیل راکھی پونم
"	۱۵	"	۲۱	یک یوم	تعطیل جنم اشٹمی
"	۲۱	"	۲۸	یک یوم	آخری چہار شنبہ
آبان	[illegible]	ربیع الاول	۲	یک یوم	گنیش چترتھی
"	[illegible]	"	۱۲	یک یوم	تعطیل دوازدہم شریف
"	[illegible]	"	۱۳	یک یوم	تعطیل اننت چودس
"	۸	"	۱۴	یک یوم	معاوضہ جمعہ
"	۲۹	ربیع الثانی	۶	یک یوم	سالگرہ حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

[illegible]

جلوۂ نو

شمعِ ایماں سے منوّر انجمن ہونے کو ہے
رنگِ نَو سے آشنا بزمِ کہن ہونے کو ہے

آ بتاؤں! بعثتِ مہدی کا ہے مقصود کیا؟
ضم سمندر میں ہر اِک گنگ و جمن ہونے کو ہے

فطرتِ آدم ہے رقصاں انقلابی ساز پر
جو صنم گر تھا کبھی اب بُت شکن ہونے کو ہے

بنسری کی لَے ہے گونجی زیر و بم ہیں کیف بار
دَم سے اِس "گوپال" کے آباد بَن ہونے کو ہے

کُند ہر حربہ ہُوا "یاجوج" اور "ماجوج" کا
بے اثر اُن کی نگاہِ پُر فتن ہونے کو ہے

"یَقتُلُ الخنزِیر" کا نظّارہ دیکھا آنکھ نے
اِن بلاؤں سے تہی ہر ایک بَن ہونے کو ہے

ٹیس دردِ شرق کی اُٹھّے گی دل میں غرب کے
ربطِ این و آں مثالِ جان و تن ہونے کو ہے

امتیازِ اسود و احمر ہے مٹنے کے قریب
چشمِ انساں کی نگہ الفت فگن ہونے کو ہے

ہیں دلِ آدم کے آئینے میں کس کی جھلکیاں؟
اپنی فطرت سے بشر اب ہم سخن ہونے کو ہے

خالق و مخلوق کا رشتہ ہوا ہے استوار
یہ تعلق صورتِ روح و بدن ہونے کو ہے

گلشنِ انسانیت پہ آ رہی ہے تازگی
مشرق و مغرب میں تجدیدِ چمن ہونے کو ہے

مٹ کے رنگ و نسل ہاں بنیادِ عالمگیر پر
ہاتھ سے مہدی کے تعمیرِ وطن ہونے کو ہے

زیستِ شیریں کے جلووں سے نیا ہے ولولہ
ضربِ نو سے آشنا اب کوہکن ہونے کو ہے

فطرتِ ثانی سے اپنی ہے گریزاں بت پرست
فطرتِ اول پہ مائل برہمن ہونے کو ہے

سازِ عالمگیر کے ہیں انقلابی زیر و بم
اب تشکلِ نو جہاں کی انجمن ہونے کو ہے

عبد السلام اسلام

مجلس انصاراللہ پاکستان کا خصوصی امتحان "بسلسلہ عظیم آسمانی نشان"

کسوف و خسوف

سنہ ۱۳۱۱ھ (سنہ ۱۸۹۴ء) ــــ سنہ ۱۴۱۵ھ (سنہ ۱۹۹۴ء)

خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ـــــــــ (القیامۃ)

ـــــ (منعقدہ جون ۱۹۹۴ء) ـــــ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادتِ تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے سنہ ۱۸۹۴ء کے حیرت انگیز عظیم نشانِ آسمانی ۔ کسوف و خسوف / وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۔ کی آسمانی گواہی کے سَو سال پورا ہونے کے تاریخی موقع پر انصار کی علمی ترقی کی خاطر خصوصی مطالعہ و امتحان کا اہتمام کیا ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ انصار کی ایک کثیر تعداد نے نصاب امتحان اور ایک طویل پرچہ سوالات کو بڑے ذوق و شوق سے مطالعہ اور امتحانی عمل مکمل کیا ۔ چنانچہ پاکستان بھر کی ۲۳۹ مجالس کے ۲۴۰۶ ۔ انصار اس "یادگار امتحان آسمانی نشان" میں شریک ہوئے ۔ جن انصار نے نمایاں پوزیشن کے علاوہ خصوصی درجہ کامیابی (گریڈ) حاصل کیا اُن کے اسمائے گرامی بغرض دعا و ریکارڈ شائع کئے جا رہے ہیں ۔

نمایاں پوزیشن لینے والے انصار

اوّل پوزیشن

۱ ۔	مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب	ربوہ
۲ ۔	مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب	خانیوال
۳ ۔	مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر	ربوہ

دوم پوزیشن

۱۔	مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب	کراچی نارتھ
۲۔	مکرم عزیز احمد طاہر صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۳۔	مکرم ملک محمد اعظم صاحب	ربوہ

سوم پوزیشن

۱۔	مکرم عبدالسلام ارشد صاحب	راولپنڈی صدر
۲۔	مکرم محمد سرور ابڑو صاحب	انور آباد (لاڑکانہ)
۳۔	مکرم سیّد عزیز حسین شاہ صاحب	نصیرہ (گجرات)
۴۔	مکرم عبدالمنان فیاض صاحب	اسلام آباد شرقی

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار

۱۔	مکرم چوہدری محمد خان صاحب	بزرگوال (گجرات)
۲۔	" عبدالحق صاحب	گڑھا جٹاں (گجرات)
۳۔	" چوہدری محمود احمد وینس صاحب	گجرات
۴۔	" محمد شفیع صاحب	"
۵۔	" ماسٹر فضل احمد صاحب	گولیکی (گجرات)
۶۔	" میاں منظور احمد صاحب	پنڈ عزیز (گجرات)
۷۔	" چوہدری رشید الدین صاحب	کھاریاں
۸۔	" چوہدری شفیع سلیم صاحب	"
۹۔	" چوہدری محمد حسین گل صاحب	اوکاڑہ
۱۰۔	" چوہدری غلام احمد صاحب	ایل پلاٹ (اوکاڑہ)
۱۱۔	" چوہدری امان اللہ صاحب	اوکاڑہ
۱۲۔	" ظہیر احمد صاحب	"
۱۳۔	" شفیق احمد صاحب	"
۱۴۔	مکرم ظفر اقبال صاحب	اوکاڑہ
۱۵۔	" منظور حسین صاحب	چک نمبر ۴۰/۳-آر (اوکاڑہ)
۱۶۔	" محمود مجیب اصغر صاحب	مظفر گڑھ
۱۷۔	" ملک ظفر محمود صاحب	"
۱۸۔	" مبشر احمد صاحب گوندل	حیدرآباد سندھ
۱۹۔	" خواجہ مبارک احمد صاحب	کوٹری
۲۰۔	" ظفر احمد گوندل صاحب	"
۲۱۔	" عبداللطیف ثریا صاحب	حیدرآباد سندھ
۲۲۔	" عنایت اللہ صاحب	"
۲۳۔	" نعمت اللہ صاحب	"
۲۴۔	" رانا عطاء اللہ خان صاحب	"
۲۵۔	" میر نور احمد صاحب تالپور	"
۲۶۔	" پیر محمد صاحب	نور نگر سندھ

۲۷۔ مکرم ماسٹر محمد حنیف بھٹی صاحب میرپور خاص سندھ
۲۸۔ 〃 غلام محمد شاد صاحب 〃
۲۹۔ 〃 رفعت علی صاحب 〃
۳۰۔ 〃 خلیل احمد گوندل صاحب 〃
۳۱۔ 〃 ڈاکٹر محمد یونس صاحب 〃
۳۲۔ 〃 ڈاکٹر نذیر احمد مغل صاحب نفیس نگر۔ سندھ
۳۳۔ 〃 مرزا بشیر احمد صاحب جیکب آباد
۳۴۔ 〃 نیاز احمد صاحب عارف پنڈ بگو وال (اسلام آباد)
۳۵۔ 〃 صالح محمد صاحب 〃
۳۶۔ 〃 محمد یوسف صاحب بقاپوری اسلام آباد شرقی
۳۷۔ 〃 مشتاق احمد صاحب 〃
۳۸۔ 〃 ظہور احمد وڑائچ صاحب 〃
۳۹۔ 〃 چوہدری شاہد احمد صاحب 〃
۴۰۔ 〃 چوہدری مبارک علی حسن شاہ صاحب 〃
۴۱۔ 〃 عطاء الرحمٰن صاحب 〃
۴۲۔ 〃 ملک حفیظ الرحمٰن صاحب 〃
۴۳۔ 〃 جلیل احمد شاہد صاحب 〃
۴۴۔ 〃 گلزار احمد چغتائی صاحب 〃
۴۵۔ 〃 محمد علیم الدین صاحب 〃
۴۶۔ 〃 میجر محمود احمد صاحب 〃
۴۷۔ 〃 محمد رشید صاحب 〃
۴۸۔ 〃 عبدالواحد درک صاحب (ناظم ضلع) اسلام آباد
۴۹۔ 〃 ملک محمود احمد صاحب اسلام آباد شرقی
۵۰۔ 〃 میجر ریٹائرڈ کرامت اللہ صاحب 〃
۵۱۔ 〃 عبداللطیف صاحب راجپوت اسلام آباد شمالی

۵۲۔ مکرم محمد رفیق چغتائی صاحب اسلام آباد شرقی
۵۳۔ 〃 یمین المیامن صاحب 〃
۵۴۔ 〃 رشید احمد انیس صاحب 〃
۵۵۔ 〃 ڈاکٹر مقبول احمد صاحب ملک اسلام آباد جنوبی
۵۶۔ 〃 ایم۔ اے لطیف شاہد صاحب 〃
۵۷۔ 〃 ملک عبدالعزیز صاحب (ناظم ضلع) چکوال
۵۸۔ 〃 ریاض احمد صاحب دوالمیال (ضلع چکوال)
۵۹۔ 〃 محمد رفیق صاحب جلال پور جٹاں (گجرات)
۶۰۔ 〃 نصیر احمد قریشی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
۶۱۔ 〃 عمر حیات صاحب چک ۵۸/۲ ٹکڑا (ٹوبہ ٹیک سنگھ)
۶۲۔ 〃 جمیل الرحمٰن صاحب چنیوٹ (جھنگ)
۶۳۔ 〃 مظفر احمد صاحب شورکوٹ کینٹ (جھنگ)
۶۴۔ 〃 ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب شاہدرہ۔ لاہور
۶۵۔ 〃 ڈاکٹر میاں محمد شفیق صاحب ٹاؤن شپ۔ لاہور
۶۶۔ 〃 محمد الیاس خان صاحب لاہور۔ کینٹ
۶۷۔ 〃 ملک عبدالرشید صاحب 〃
۶۸۔ 〃 سیّد عبدالعلی صاحب 〃
۶۹۔ 〃 خالد محمود صاحب 〃
۷۰۔ 〃 سیّد محمد احمد صاحب 〃
۷۱۔ 〃 افتخار احمد صاحب مصری شاہ۔ لاہور
۷۲۔ 〃 میاں مبارک علی صاحب شادباغ۔ لاہور
۷۳۔ 〃 محمد انور بھٹی صاحب اسلام پورہ۔ لاہور
۷۴۔ 〃 محمد رشید طارق صاحب سلطان پورہ۔ لاہور
۷۵۔ 〃 محمد سلیم اختر صاحب دہلی گیٹ۔ لاہور
۷۶۔ 〃 مبارک احمد قریشی صاحب 〃

۷۷۔	مکرم محمد رمضان صاحب	مصری شاہ ۔ لاہور
۷۸۔	؍ ایم عبدالقادر صاحب	بیت التوحید ؍
۷۹۔	؍ چوہدری عبدالحمید صاحب	وحدت کالونی ؍
۸۰۔	؍ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ساہی	اچھرہ ؍
۸۱۔	؍ میاں محمد ظفر اللہ صاحب	علامہ اقبال ٹاؤن ؍
۸۲۔	؍ ناصر احمد عباسی صاحب	وحدت کالونی ؍
۸۳۔	؍ محمود احمد صاحب ایم ایس سی	لاہور کینٹ
۸۴۔	؍ قریشی بشیر احمد صاحب	مغلپورہ ۔ لاہور
۸۵۔	؍ عبدالحمید صاحب	؍
۸۶۔	؍ خالد محمود بھٹی صاحب	ٹاؤن شپ لاہور
۸۷۔	؍ چوہدری مبارک احمد شاہد صاحب	بیت النور ۔ لاہور
۸۸۔	؍ سید ارشاد علی صاحب	؍
۸۹۔	؍ بشیر الدین محمود صاحب	کوٹ لکھپت لاہور
۹۰۔	؍ عبدالرحیم خان صاحب عادل	بھاٹی گیٹ لاہور
۹۱۔	؍ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب	؍
۹۲۔	؍ منیر احمد جاوید صاحب	؍
۹۳۔	؍ نور احمد ہاشمی صاحب	قصور شہر
۹۴۔	؍ محمد بشیر الحق صاحب	پتوکی (قصور)
۹۵۔	؍ محمد سلیمان صاحب	کھریپڑ ؍
۹۶۔	؍ محمد شریف خالد صاحب	پتوکی ؍
۹۷۔	؍ محمد صدیق عاجز صاحب	ناظم ضلع ؍
۹۸۔	؍ داؤد احمد صاحب شاکر	ننکانہ صاحب (شیخوپورہ)
۹۹۔	؍ امان اللہ صاحب	کیلے ؍
۱۰۰۔	؍ عبدالمجید بھٹی صاحب	سانگلہ ہل ؍
۱۰۱۔	؍ مولوی محمد شریف صاحب درانی	کرلو ؍
۱۰۲۔	مکرم غلام سرور طاہر صاحب	شیخوپورہ شہر
۱۰۳۔	؍ بابو شریف احمد صاحب	سیالکوٹ
۱۰۴۔	؍ رفیق احمد بٹ صاحب	ڈسکہ کلاں
۱۰۵۔	؍ ایم غلام نبی صاحب	غوطہ فتح گڑھ (سیالکوٹ)
۱۰۶۔	؍ منیر احمد باجوہ صاحب	داتا زید کا ؍
۱۰۷۔	؍ رشید احمد صاحب	؍
۱۰۸۔	؍ وسیم احمد صاحب	ربیوکے (سیالکوٹ)
۱۰۹۔	؍ جلال الدین شاد صاحب (ناظم ضلع)	سیالکوٹ
۱۱۰۔	؍ محمد سلیم صاحب	گھنوکے ججہ ؍
۱۱۱۔	؍ مرزا محمد شریف صاحب	چونڈہ (سیالکوٹ)
۱۱۲۔	؍ مبارک احمد قریشی صاحب	حاجی پورہ سیالکوٹ شہر
۱۱۳۔	؍ صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) ضیاء الدین صاحب	؍
۱۱۴۔	؍ میاں عبدالحئی صاحب	؍
۱۱۵۔	؍ انعام اللہ خان صاحب	دسن کے (سیالکوٹ)
۱۱۶۔	؍ رشید احمد ساہی صاحب	فیصل ٹاؤن ۔ لاہور
۱۱۷۔	؍ بشیر احمد صاحب	جودھامل بلڈنگ ۔ ؍
۱۱۸۔	؍ شیخ ظفر احمد صاحب کپورتھلوی	سمہ سٹہ (بہاولپور)
۱۱۹۔	؍ مرزا منظور احمد شاہ صاحب	لالہ موسیٰ (گجرات)
۱۲۰۔	؍ محمد خلیل قریشی صاحب	سکھیکی (حافظ آباد)
۱۲۱۔	؍ حاجی نذیر احمد جنجوعہ صاحب ۔	ترگڑی (گوجرانوالہ)
۱۲۲۔	؍ کرم الٰہی صاحب	لالہ موسیٰ (گجرات)
۱۲۳۔	؍ ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی صاحب	گوجرانوالہ
۱۲۴۔	؍ بشیر احمد صاحب	منڈی بہاؤالدین
۱۲۵۔	؍ خالد محمود کاہلوں صاحب	شاہ تاج شوگر مل ؍
۱۲۶۔	؍ شعبان احمد نسیم صاحب	گوجرانوالہ

۱۲۷۔ مکرم رشید احمد ملک صاحب　اٹک
۱۲۸۔ 〃 ناصر احمد کھچی صاحب　کامرہ 〃
۱۲۹۔ 〃 سرفراز خان صاحب　〃
۱۳۰۔ 〃 غلام رسول کھوکھر صاحب　〃
۱۳۱۔ 〃 نذیر احمد صاحب　نفیس نگر۔ سندھ
۱۳۲۔ 〃 شیخ عبدالرحمٰن صاحب　کنری (عمرکوٹ)
۱۳۳۔ 〃 نذیر احمد گھمن صاحب　گلارچی (بدین)
۱۳۴۔ 〃 ہدایت اللہ ایڑد صاحب　مسن باڈہ (لاڑکانہ)
۱۳۵۔ 〃 ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب۔ راٹھور　نوکوٹ
۱۳۶۔ 〃 سید محمود احمد شاہ صاحب　گلشن اقبال کراچی
۱۳۷۔ 〃 نصر اللہ خان صاحب　〃
۱۳۸۔ 〃 رشید احمد قمر صاحب　مارٹن روڈ۔ کراچی
۱۳۹۔ 〃 عبدالباری قیوم صاحب　〃
۱۴۰۔ 〃 نوشیروان خان صاحب　〃
۱۴۱۔ 〃 محمد جمیل چغتائی صاحب　〃
۱۴۲۔ 〃 اُجیب اللہ جسوال صاحب　〃
۱۴۳۔ 〃 قریشی فائق محی الدین صاحب　النور۔ کراچی
۱۴۴۔ 〃 شیخ ابرار احمد صاحب　نارتھ۔ کراچی
۱۴۵۔ 〃 سید محمد ابراہیم صاحب　〃
۱۴۶۔ 〃 سلیم احمد صاحب　بلدیہ ٹاؤن۔ کراچی
۱۴۷۔ 〃 ظفر اللہ خان صاحب　گلشن اقبال۔ کراچی
۱۴۸۔ 〃 ناصر احمد گوندل صاحب　النور۔ 〃
۱۴۹۔ 〃 طاہر احمد ہاشمی صاحب　اورنگی۔ 〃
۱۵۰۔ 〃 کوثر باجوہ صاحب　〃 〃
۱۵۱۔ 〃 عبدالرشید سماٹری صاحب　〃 〃

۱۵۲۔ مکرم منور احمد وینس صاحب　اورنگی۔ کراچی
۱۵۳۔ 〃 کرنل سید بشیر احمد صاحب　گلشن احمد۔ 〃
۱۵۴۔ 〃 ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب　عزیز آباد۔ 〃
۱۵۵۔ 〃 سید محمد میاں صاحب　〃
۱۵۶۔ 〃 عبدالرشید ارشد صاحب　〃
۱۵۷۔ 〃 بشیر الدین عباسی صاحب　〃
۱۵۸۔ 〃 ڈاکٹر منوّر احمد صاحب　〃
۱۵۹۔ 〃 محمد عیسیٰ خان صاحب　ناظم آباد۔ کراچی
۱۶۰۔ 〃 حکیم مرزا حبیب بیگ مدنی صاحب　〃
۱۶۱۔ 〃 نسیم احمد خان صاحب　〃
۱۶۲۔ 〃 پیر فضل الرحمٰن صاحب　سانگھڑ۔ سندھ
۱۶۳۔ 〃 عبدالرحمٰن سیفی صاحب　دارالحمد۔ فیصل آباد
۱۶۴۔ 〃 محمد رفیق بھٹی صاحب　دارالذکر۔ 〃
۱۶۵۔ 〃 چوہدری عبدالغنی صاحب　〃 〃
۱۶۶۔ 〃 وسیم احمد بیگ صاحب　گلبرگ 〃
۱۶۷۔ 〃 محمد صدیق صاحب　مسعود آباد 〃
۱۶۸۔ 〃 ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب　کریم نگر 〃
۱۶۹۔ 〃 محمد اکرم بٹ صاحب　〃 〃
۱۷۰۔ 〃 میاں محمد اسماعیل صاحب　مدینہ ٹاؤن۔ 〃
۱۷۱۔ 〃 مبشر احمد صاحب　〃 〃
۱۷۲۔ 〃 صوبیدار محمد رفیق خان صاحب　دارالنور 〃
۱۷۳۔ 〃 مشتاق احمد ہاشمی صاحب　〃 〃
۱۷۴۔ 〃 چوہدری محمد یوسف صاحب　〃 〃
۱۷۵۔ 〃 حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب　کریم نگر 〃
۱۷۶۔ 〃 عبدالصمد صاحب　〃 〃

۱۷۷۔ مکرم رانا فیض احمد خان صاحب کریم نگر فیصل آباد
۱۷۸۔ ″ رائے محمد اسلم صاحب ″ ″
۱۷۹۔ ″ نصیر احمد صاحب ″ ″
۱۸۰۔ ″ بشیر حسین تنویر صاحب دار الحمد ۔ ″
۱۸۱۔ ″ سید محمد یحییٰ صاحب ″ ″
۱۸۲۔ ″ لطیف احمد خالد صاحب دار الذکر ۔ ″
۱۸۳۔ ″ چوہدری احمد الدین صاحب ″ ″
۱۸۴۔ ″ محمد اشرف کاہلوں صاحب ″ ″
۱۸۵۔ ″ غلام احمد صاحب گکھڑالوی ″ ″
۱۸۶۔ ″ فقیر محمد صاحب داتہ (ہزارہ)
۱۸۷۔ ″ رسالدار فضل الٰہی صاحب حیات آباد ۔ پشاور
۱۸۸۔ ″ محمد سلیم خان صاحب ″
۱۸۹۔ ″ ڈاکٹر سید محمد محسن ہاشمی صاحب چک ۷۷ گ ب (فیصل آباد)
۱۹۰۔ ″ سید احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب گوجرہ
۱۹۱۔ ″ رشید احمد صاحب عزیز پور ڈگری (سیالکوٹ)
۱۹۲۔ ″ حکیم محمد افضل فاروقی صاحب اوچ شریف (بہاولپور)
۱۹۳۔ ″ شمس الدین اسلم صاحب حیات آباد ۔ پشاور
۱۹۴۔ ″ سید عزیز احمد شاہ صاحب ماڈل ٹاؤن شپ ۔ لاہور
۱۹۵۔ ″ اعجاز احمد صاحب ڈرگ روڈ ۔ کراچی
۱۹۶۔ ″ شفقت حیات تفہیم صاحب ماڈل کالونی ۔ ″
۱۹۷۔ ″ محمد معین خان صاحب ″ ″
۱۹۸۔ ″ حمید الدین احمد صاحب ″ ″
۱۹۹۔ ″ چوہدری علی محمد صاحب داجل (راجن پور)
۲۰۰۔ ″ شیخ کریم الدین صاحب بہاولنگر
۲۰۱۔ ″ رانا محمد خان صاحب ″

۲۰۲۔ مکرم مقبول احمد صاحب بہاولنگر
۲۰۳۔ ″ بشیر احمد صاحب ڈیرہ غازی خاں
۲۰۴۔ ″ منیر احمد حمید صاحب ″
۲۰۵۔ ″ احمد بخش خان صاحب ″
۲۰۶۔ ″ غلام رسول اعوان صاحب ″
۲۰۷۔ ″ محمد لقمان تفہیم صاحب ″
۲۰۸۔ ″ عبد الحق خادم صاحب میر ابھڑ کا (آزاد کشمیر)
۲۰۹۔ ″ رشید احمد صاحب رحیم یار خان
۲۱۰۔ ″ صدیق احمد صاحب ریٹائرڈ صوبیدار خان پور ″
۲۱۱۔ ″ یوسف علی صاحب ″ ″
۲۱۲۔ ″ محمد اسحٰق صاحب چک $\frac{329}{EB}$ (دہاڑی)
۲۱۳۔ ″ ڈاکٹر ناصر احمد صاحب گگو منڈی ۔ ″
۲۱۴۔ ″ شمس الدین سیال صاحب بورے والا ۔ ″
۲۱۵۔ ″ حافظ اللہ یار صاحب چاہ لڈیانہ (جھنگ)
۲۱۶۔ ″ بشیر الدین احمد صاحب جھنگ صدر
۲۱۷۔ ″ چوہدری ناظر حسین صاحب چک جھمرہ
۲۱۸۔ ″ محمد صدیق صاحب سرگودھا
۲۱۹۔ ″ عبد الحئی صاحب بستی مندرانی ۔ تونسہ شریف
۲۲۰۔ ″ رفیق احمد خان صاحب مری روڈ ۔ راولپنڈی
۲۲۱۔ ″ چوہدری عبد القدیر صاحب راولپنڈی شہر
۲۲۲۔ ″ چوہدری نذیر احمد صاحب بہاولپور
۲۲۳۔ ″ عبد الرشید اعوان صاحب ″
۲۲۴۔ ″ وسیع الدین احمد صاحب تربیلا ڈیم
۲۲۵۔ ″ محمد حسین خادم صاحب میر ابھڑ کا (آزاد کشمیر)
۲۲۶۔ ″ منیر احمد چوہان صاحب میر پور ۔ ″

۲۲۷-	مکرم رانا بشارت احمد صاحب	میرپور (آزاد کشمیر)
۲۲۸-	〃 شریف احمد اشرف صاحب	گوجر خان (راولپنڈی)
۲۲۹-	〃 منیر احمد صاحب	کلر کہار (چکوال)
۲۳۰-	〃 قریشی محمد عبد اللہ صاحب ہاشمی	دارالرحمت وسطی - ربوہ
۲۳۱-	〃 چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب	دارالعلوم غربی - 〃
۲۳۲-	〃 سلطان احمد پیرکوٹی صاحب	دارالرحمت غربی - 〃
۲۳۳-	〃 خواجہ محمد اکرم صاحب	دارالرحمت وسطی - 〃
۲۳۴-	〃 قریشی محمد ارشد صاحب	〃
۲۳۵-	〃 عبد الباسط صاحب شاہد	〃
۲۳۶-	〃 شیخ عبد الماجد صاحب	〃
۲۳۷-	〃 ظہور احمد ناصر صاحب	〃
۲۳۸-	〃 منور احمد قاسم صاحب	〃
۲۳۹-	〃 چوہدری محمد یوسف صاحب	〃
۲۴۰-	〃 محمد شریف رندھاوا صاحب	فیکٹری ایریا - ربوہ
۲۴۱-	〃 عبد السلام اسلام صاحب	دارالفتوح - ربوہ
۲۴۲-	〃 قریشی عبد الجلیل صادق صاحب	دارالرحمت غربی - 〃
۲۴۳-	〃 میجر (ریٹائرڈ) سعید احمد صاحب	〃 〃
۲۴۴-	〃 عبد الرشید منگلا صاحب	دارالرحمت شرقی ا - 〃
۲۴۵-	〃 مبارک احمد عابد صاحب	〃 〃
۲۴۶-	〃 ملک اللہ بخش صاحب	دارالصدر جنوبی - 〃
۲۴۷-	〃 نصیر احمد شاد صاحب	〃 〃
۲۴۸-	〃 مبارک احمد قمر صاحب	〃 〃
۲۴۹-	〃 غلام احمد چیمہ صاحب	〃 〃
۲۵۰-	〃 محمد یعقوب امجد صاحب	〃 〃
۲۵۱-	〃 محمد صدیق شاہد صاحب	〃 〃
۲۵۲-	مکرم مبارک احمد صاحب	دارالرحمت شرقی ب - ربوہ
۲۵۳-	〃 حبیب اللہ خان صاحب	〃 〃
۲۵۴-	〃 ڈاکٹر چوہدری محمد شفیع صاحب فیروزپوری	〃 〃
۲۵۵-	〃 چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب	دارالرحمت شرقی ب 〃
۲۵۶-	〃 ماسٹر حبیب اللہ صاحب	دارالبرکات 〃
۲۵۷-	〃 چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 〃
۲۵۸-	〃 محمود احمد صاحب	〃 〃
۲۵۹-	〃 مبارک احمد طاہر صاحب	〃 〃
۲۶۰-	〃 عبد الحق صاحب	〃 〃
۲۶۱-	〃 منظور احمد صاحب	دارالنصر غربی ب - ربوہ
۲۶۲-	〃 عبد الستار خان صاحب	دارالنصر غربی - ربوہ
۲۶۳-	〃 محمد ابراہیم بھامڑی صاحب	دارالنصر غربی ا - 〃
۲۶۴-	〃 چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب	〃 〃
۲۶۵-	〃 چوہدری ظفر اللہ کاہلوں صاحب	〃 〃
۲۶۶-	〃 (صوبیدار میجر) محمد حنیف صاحب	〃 〃
۲۶۷-	〃 سیّد بشیر احمد شاہ صاحب	دارالنصر شرقی 〃
۲۶۸-	〃 محمد صدیق صاحب	〃 〃
۲۶۹-	〃 چوہدری محمد شریف صاحب	دارالشکر 〃
۲۷۰-	〃 صلاح الدین صاحب	گول بازار 〃
۲۷۱-	〃 چوہدری صادق علی صاحب	ناصر آباد 〃
۲۷۲-	〃 بشیر احمد احسن صاحب	〃 〃
۲۷۳-	〃 غلام احمد گھمن صاحب	〃 〃
۲۷۴-	〃 محمد لطیف چوہدری صاحب	〃 〃
۲۷۵-	〃 خواجہ برکات احمد صاحب	〃 〃
۲۷۶-	〃 مقبول احمد صاحب ذبیح	دارالعلوم غربی - ربوہ

۲۷۷-	مکرم محمد عبداللہ صاحب	دارالعلوم غربی۔ ربوہ
۲۷۸-	" عبدالحمید صاحب	دارالعلوم غربی الف "
۲۷۹-	" سلطان شیر خان صاحب	" "
۲۸۰-	" حمید الدین اختر صاحب	" "
۲۸۱-	" ماسٹر بشارت احمد صاحب	دارالعلوم وسطی "
۲۸۲-	" عبدالرشید صاحب	" "
۲۸۳-	" سید اعجاز عباس رضوی صاحب	" "
۲۸۴-	" عبدالحفیظ خان صاحب	" "
۲۸۵-	" محمد یوسف صاحب	" "
۲۸۶-	" عبداللطیف خان صاحب	" "
۲۸۷-	" صوبیدار محمد اسحٰق صاحب	چک چٹھہ (حافظ آباد)
۲۸۸-	" ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب	دارالعلوم غربی ب۔ ربوہ
۲۸۹-	" محمد صدیق صاحب	" "
۲۹۰-	" چوہدری احمد علی صاحب	" "
۲۹۱-	" محمود احمد صاحب	" "
۲۹۲-	" حاجی عبدالرشید صاحب	" "
۲۹۳-	" محمد یٰسین تبسم صاحب	بیوت الحمد "
۲۹۴-	" محمد افتخار احمد صاحب	ناصر آباد "
۲۹۵-	" چوہدری ریاض احمد صاحب	دارالصدر غربی القمر ربوہ
۲۹۶-	مکرم راجہ نصر اللہ خان صاحب	دارالصدر غربی القمر۔ ربوہ
۲۹۷-	" مطیع الرحمٰن صاحب	دارالصدر شمالی۔ ربوہ
۲۹۸-	" چوہدری نور احمد عابد صاحب	" "
۲۹۹-	" حمید احمد کلیم صاحب	" "
۳۰۰-	" عبدالرحمٰن صاحب	" "
۳۰۱-	" محمد عطاء اللہ خان صاحب	دارالیمن غربی "
۳۰۲-	" مرزا عبدالرشید صاحب	" "
۳۰۳-	" بشیر احمد صاحب	" "
۳۰۴-	" عبدالخالق صاحب	" "
۳۰۵-	" مرزا محمد اقبال صاحب	دارالفتوح "
۳۰۶-	" عبدالعزیز منگلا صاحب	بیت التوحید۔ لاہور
۳۰۷-	" محمود احمد عارف صاحب	دارالصدر۔ ربوہ
۳۰۸-	" اقبال سعید صاحب	" "
۳۰۹-	" عبدالماجد صاحب	راولپنڈی شہر
۳۱۰-	" ریاض احمد مرزا صاحب	"
۳۱۱-	" عبدالسمیع طاہر صاحب	عزیز آباد۔ کراچی
۳۱۲-	" ڈاکٹر عبدالشکور صاحب	سمن آباد۔ لاہور
۳۱۳-	" رفیق احمد ثاقب صاحب	دارالعلوم۔ ربوہ

ہماری دعا ہے کہ ان علمی سرگرمیوں میں باقاعدہ شرکت کرنے والے تمام انصار بھائیوں کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس طرح انصار اور ہماری ہر نئی نسل کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے علمی و روحانی خزائن سے فیض یاب کرے اور اُن کی علمی صلاحیتوں میں ترقی عطا کرے تا ساری دنیا اور ہر زمانہ کے احمدی حضرت اقدس مسیح موعود کی اس خوشخبری کہ

"میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے"

باقی صفحہ ۵۰ پر

کتب حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(جن میں نشان کسوف وخسوف کا ذکر ہے)

	نام کتاب	روحانی خزائن جلد	سن اشاعت طبع اوّل
۱۔	براہین احمدیہ جلد اوّل دوم	روحانی خزائن جلد ۱	سنہ ۱۸۸۰ء
۲۔	نشان آسمانی	〃 〃 جلد ۴	جون سنہ ۱۸۹۲ء
۳۔	آئینہ کمالات اسلام	〃 〃 جلد ۵	فروری سنہ ۱۸۹۳ء
۴۔	نورالحق حصہ اوّل دوم	〃 〃 جلد ۸	سنہ ۱۸۹۴ء
۵۔	انوارالاسلام	〃 〃 جلد ۹	سنہ ۱۸۹۵ء
۶۔	انجام آتھم	〃 〃 جلد ۱۱	سنہ ۱۸۹۶ء
۷۔	ضرورۃ الامام	〃 〃 جلد ۱۳	ستمبر سنہ ۱۸۹۷ء
۸۔	نجم الہدیٰ	〃 〃 جلد ۱۴	نومبر سنہ ۱۸۹۸ء
۹۔	کشف الغطاء	〃 〃 جلد ۱۴	دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء
۱۰۔	ایام الصلح	〃 〃 جلد ۱۴	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء
۱۱۔	تریاق القلوب	〃 〃 جلد ۱۵	سنہ ۱۹۰۲ء
۱۲۔	خطبہ الہامیہ	〃 〃 جلد ۱۶	سنہ ۱۹۰۲ء
۱۳۔	تحفہ گولڑویہ	〃 〃 جلد ۱۷	یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء
۱۴۔	اعجاز احمدی	〃 〃 جلد ۱۹	نومبر سنہ ۱۹۰۲ء
۱۵۔	الحق مباحثہ لدھیانہ	〃 〃 جلد ۴	ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء
۱۶۔	تذکرۃ الشہادتین	〃 〃 جلد ۲۰	اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء
۱۷۔	حقیقۃ الوحی	〃 〃 جلد ۲۲	۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ء
۱۸۔	نزول المسیح	〃 〃 جلد ۱۸	اگست سنہ ۱۹۰۹ء
۱۹۔	مجموعہ اشتہارات		سنہ ۱۹۱۲ء
۲۰۔	ملفوظات جلد اوّل		سنہ ۱۹۳۶ء
۲۱۔	ملفوظات دوم تا دہم		۱۹۶۰ء تا سنہ ۱۹۶۷ء

بقیہ: امتحان کسوف وخسوف

کے مصداق بنتے رہیں اور اس طرح علم وعمل کے ہر میدان میں بنی نوع انسان کی بلا تفریق رنگ ونسل اور مذہب وملت ـــــ بے لوث خدمت وراہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب، حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے خادم انسانیت وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سینکڑوں کی تعداد میں پیدا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خاکسار احقر العباد (منور شمیم خالد) قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصار اللہ ۔ پاکستان

مرکزی امتحان سہ ماہی دوم سنہ ۱۹۹۴ء

بسلسلہ صد سالہ جشنِ نشانِ عظیم الشان

(الخسوف والکسوف سنہ ۱۸۹۴ء)

نصاب:۔ (۱) رُوحانی خزائن جلد ۸ عربی کتاب (معہ اردو ترجمہ) "نور الحق" حصہ دوم (۲) پمفلٹ "امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان ۔ چاند اور سورج گرہن" (۳) مقالہ "نشانِ خسوف و کسوف" از نظارت اصلاح و ارشاد۔

نوٹ:۔ یہ امتحان جون سنہ ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا۔ اس امتحان کے سوالات مع جوابات دیئے جا رہے ہیں

(قیادت تعلیم)

حصہ اوّل:۔ کتاب "نور الحق" حصہ دوم ۔ روحانی خزائن جلد ۸

سوال نمبر ۱:۔ حضرت مسیح موعود نے آج سے ٹھیک کتنے سال قبل، کن لوگوں کی حقیقتِ علمیہ ظاہر کرنے کیلئے عربی زبان میں کتاب "نور الحق" تحریر فرمائی ۔ نیز بتائیں یہ کتاب کتنی تعداد میں کس مطبع/شہر سے شائع کرائی گئی؟

جواب نمبر ۱:۔ آج سے ٹھیک سَو سال شمسی تقریباً ۱۰۳ سال (قمری) قبل، پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور اُن کے اعوان و انصار کی حقیقتِ علمیہ ظاہر کرنے کیلئے یہ کتاب بنام "نور الحق" (عربی زبان میں) تین ہزار کی تعداد میں مطبع مفیدِ عام لاہور سے شائع کرائی گئی۔

سوال نمبر ۲:۔ حضرت اقدس نے کتاب "نور الحق" کے بالمقابل کتاب لکھنے والے (مخالف) کو کتنی انعامی رقم دینے کا اعلان فرمایا ۔ یہ انعامی رقم جمع کرانے کی درخواست کی معیاد کیا مقرر کی گئی؟

جواب نمبر ۲:۔ پانچ ہزار روپے کا انعام پیش کیا اور اس کے لئے اخیر جون سنہ ۱۸۹۴ء تک معیاد مقرر کی گئی (لیکن کوئی میدان میں نہ آیا)

سوال نمبر ۳:۔ ایک حدیثِ مبارکہ کا حوالہ دیں جس میں سچے مہدی کے ظہور کے آسمانی نشان ماہ رمضان میں دیکھنا بیان کئے گئے ہیں ۔ نیز بتائیں قرآن کریم کی کس آیت میں ان دو آسمانی گواہیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب نمبر ۳:۔ سنن الدار قطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ روایت امام محمد بن علی المعروف امام محمد باقر بن زین العابدینؒ

۲۔ سورۃ القیمۃ آیات ۸ تا ۱۰ میں ان آسمانی گواہیوں کا ذکر ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ الٰہی پیشگوئی کے مطابق بتائیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کن اسلامی[1] اور انگریزی[2] تاریخوں میں کن[3] اوقات[4] کے درمیان ظہور پذیر ہوئے؟

جواب نمبر ۴:۔ ۱۳۔ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ / ۲۱۔ مارچ ۱۸۹۴ء بروز بدھ کو چاند گرہن لگا اور ۲۸۔ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ / ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء بروز جمعہ سورج گرہن لگا۔ چاند گرہن رات کے ابتدائی حصہ یعنی ۷ بجے شام اور ساڑھے نو بجے رات کے درمیان ہوا۔ جبکہ سورج گرہن صبح نو بجے تا گیارہ بجے دوپہر یعنی مقررہ تین دنوں کے عین وسط میں لگا۔

سوال نمبر ۵:۔ کس تاریخی حوالہ[1] کے مطابق کونسی بستی[2] کے لوگ خسوف و کسوف کا ایسا سخت انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلالِ عید کی انتظار ہوتی ہے اور کس حدیث[3] / حوالہ کے مطابق کون لوگ[4] مہدی کو اپنی فراست سے پہچان کر جب اس کی بیعت کرنا چاہیں گے تو بیعت لینے سے متعلق مہدی کا ردّ عمل[5] کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب نمبر ۵:۔ "الرسالۃ الحشریہ" مصنف شاہ رفیع الدین[2] کے حوالہ سے مکّہ کی بستی (جماعۃٌ مِّن اَھلِ مکّۃ) کے لوگ سخت انتظار میں تھے۔ خود حضرت اقدس مسیح موعود کے نام مکّہ مکرمہ سے آنے والے مکتوب میں ذکر تھا کہ مکہ میں کوئی ایسا گھر نہیں رہا جس کے مکین سوتے جاگتے یہی ذکر یعنی انتظار کسوف و خسوف نہ کرتے ہوں۔ اور ایک جماعت اہل مکّہ میں سے اپنی فراست سے مہدی کو پہچان کر بیعت کرنا چاہیں گے تو مہدی بیعت لینے سے متعلق ناپسند / کراہت کریں گے۔

(بحوالہ رسالۃ الحشریہ مؤلفہ شاہ رفیع الدین دہلوی)

سوال نمبر ۶:۔ اُن لوگوں کے بارہ میں آپ کیا کہیں گے جنہوں نے بعض روایات میں لکھ دیا ہے۔ کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان میں ہوگا؟

جواب نمبر ۶:۔ ایسے لوگ کم فہم اور کم سمجھ والے (قلیل الدرایات) ہیں۔ اِنّ الشمس تنکسف فی اوّل لیلۃٍ رمضان۔ یعنی سورج گرہن پہلی رات رمضان کو ہوگا۔ ایسا کہنا کم فہمی کی دلیل ہے۔ کیا وہ جانتے نہیں کہ سورج گرہن رات کو نہیں دن کو ہوا کرتا ہے۔ جب سورج چڑھا تو پھر رات کہاں؟

سوال نمبر ۷:۔ خسوف و کسوف میں کونسا الٰہی نشان جمالی تجلی رکھتا ہے اور کون ساجلالی تجلّی۔ ان دونوں تجلیات سے کس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے؟

جواب نمبر ۷:۔ چاند گرہن۔ جمالی تجلّی پہلے رکھی۔ سورج گرہن کی جلالی تجلی بعد میں رکھی۔ دونوں

تجلیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آخری دور کا مہدی اور مسیح ہر دو نوع فقر (درویشی) اور سیادۃ (سرداری و بادشاہی) سے وافر حصہ پائے گا۔ یعنی شروع میں جمالی تجلّی درویشی اور پھر بعد میں جلالی تجلّی یعنی سیادت و بادشاہت حاصل ہوگی اور اس طرح مسیح موعود قمریوں، شمسیوں، جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ میں رنگین ہوگا۔

سوال نمبر ۸:۔ دو مشہور و معروف اخبارات کے نام لکھیں جنہوں نے خسوف و کسوف کے غیر معمولی عجائبات کے اس واقعہ کی تفصیلات مارچ ۱۸۹۴ء کی اشاعت میں شائع کیں؟

جواب نمبر ۸:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۲۔ پائینیر (PIONEER)

سوال نمبر ۹:۔ خسوف و کسوف کی حدیث شریف میں "اول لیلۃ" اور "فی النصف منه" کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان سے مراد رمضان المبارک (۱۹۹۴ء) کے کون سے دن ہیں؟

جواب نمبر ۹:۔ اول لیلۃ سے مراد ایام البیض (۱۳-۱۴-۱۵ رمضان کی چاندنی رات) میں سے اوّل لیل یعنی ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کی رات کا ابتدائی حصہ (۷ بجے سے ۹½ بجے رات) ہے۔

"فی النصف منه" یعنی ایام انکساف (۲۷-۲۸-۲۹) کو نصف کرتے ہوئے یعنی ۲۸ رمضان المبارک کے نصف النّہار (۱۲ بجے دوپہر) سے آگے تجاوز نہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی ۲۸ رمضان المبارک (بروز جمعہ) ۱۲ بجے سے پہلے یعنی صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے تک سورج گرہن ہوا۔

سوال نمبر ۱۰:۔ خسوف و کسوف کا نشان بلاد عرب اور شام کی بجائے مشرق کے ہمارے علاقہ / ملک میں کیوں ظاہر ہوا؟

جواب نمبر ۱۰:۔ چونکہ یہ ہمارے مشرقی ممالک مسیح و مہدی کی جائے ظہور ہیں۔ لہٰذا خسوف و کسوف بھی انہیں علاقوں کے لوگوں کے لئے ہوا اور اسی وجہ سے دیار عرب و شام میں خسوف و کسوف ظاہر نہ ہوا۔ یعنی جہاں مہدی پیدا ہوئے ہیں وہیں یہ نشان ظاہر ہوا۔

سوال نمبر ۱۱:۔ اہلِ حیاء کی طرح سوچ کر دین کے لئے مال خرچ کرنے کی ضرورت کو حضرت اقدس نے کس انسانی تکلیف کے علاج پر خرچ کرنے کی مثال سے واضح فرمایا؟

جواب نمبر ۱۱:۔ انسان اپنے پیٹ کی بدبودار ہوا خارج نہ ہونے کی مرض سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کرنے پر راضی ہو جاتا ہے تو پھر دینی ضروریات کے لئے خرچ کرنے میں کیوں راضی نہیں ہوتا؟ کیا دین اور صراط مستقیم کی قدر اس کے نزدیک بدبودار ہوا جتنی بھی نہیں؟ اہل حیاء کی طرح سوچو اور غور کرو۔

سوال نمبر ۱۲:۔ "اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر زمانہ کیلئے الگ الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے"، بتائیں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ہتھیار اور لڑائی کی کیا نوعیت ہے؟

جواب نمبر ۱۲:۔ فرمایا کہ یقیناً ہمارا یہ زمانہ دلیل، حُجت اور بُرہان کے ہتھیاروں کا زمانہ ہے نہ کہ تیر وکمان اور نیزہ کا۔ تم وہ ہتھیار تیار کرو۔ جو عقلمندوں کے نزدیک مفید اور نافع ہیں۔ بغیر حجت قائم کرنے اور شبہات دُور کرنے کے فتح اور غلبہ ممکن نہیں۔ یہ پیار اور محبت سے دلوں کو فتح کرنے کا زمانہ ہے نہ کہ تلوار کا زمانہ۔

حصہ دوم:۔ پمفلٹ "صداقت کے دو عظیم الشان نشان" چاند اور سورج گرہن / مقالہ "نشانِ خسوف و کسوف"

سوال نمبر ۱:۔ چاند گرہن اور سورج گرہن کے وقت قانونِ قدرت کے مطابق سورج چاند اور زمین کی باہمی پوزیشن کیا ہوتی ہے؟

جواب نمبر ۱:۔ قانون قدرت کے مطابق چاند گرہن کے وقت، سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہو جاتی ہے اور سورج گرہن کے وقت زمین اور سورج کے درمیان چاند حائل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کتنے ڈگری کا فرق ہوتا ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو بتائیں چاند / سورج گرہن کتنے عرصہ بعد ہوتے۔ نیز اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ کتنے گرہن ہو سکتے ہیں؟

جواب نمبر ۲:۔ پانچ ڈگری کا فرق ہوتا ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر ماہ گرہن ہوتا۔ اور سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے۔ چار یا پانچ سورج گرہن اور تین یا چار چاند گرہن۔

سوال نمبر ۳:۔ عربی زبان میں کن تاریخوں کے چاند کو ہلال اور کن تاریخوں کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے؟

جواب نمبر ۳:۔ عربی زبان میں پہلی دوسری اور تیسری رات کا چاند "ہلال" کہلاتا ہے اور چوتھی تاریخ سے آخر تک قمر کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ حضرت مسیح موعود نے اس فقرہ "خسوف اول رات رمضان میں ہوگا" کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب نمبر ۴:۔ اس فقرہ کے معنی ہیں کہ چاند گرہن پہلی چاندنی رات یعنی ۱۳۔ رمضان المبارک میں ہوگا اور رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا (نہ کہ کچھ وقت گذار کر)

سوال نمبر ۵:۔ خسوف و کسوف کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

مَن سے دورانِ گفتگو فرمایا کہ "فی النصف منہ" کی پیشگوئی صرف دو نہیں بلکہ تین طرح سے پوری ہوئی۔ بتائیں کیسے؟

جواب نمبر ۵:۔ ۱۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب، صدر شعبہ فلکیات، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (دکن) ۲۔ تاریخ کے لحاظ سے، وقت کے لحاظ سے اور تیسرے یہ کہ زمین کے نصف کرّہ نے خسوف و کسوف دیکھا۔ اس طرح حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت بھی ثابت ہوتی ہے۔ پس یہ پیشگوئی دو طرح سے ہی نہیں بلکہ تین طرح سے پوری ہوئی۔

سوال نمبر ۶:۔ چاند گرہن کے بعد سورج گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو لاہور کے کون سے دو بھائی اپنے کس ہم جماعت کے ساتھ دیوانہ وار قادیان کی طرف روانہ ہوئے۔ بتائیں دونوں بھائیوں کا مقصدِ سفر کیا تھا؟

جواب نمبر ۶:۔ ریاست ٹونک کے وزیر اعظم مرزا عبدالرحیم صاحب کی اولاد میں سے دو بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب استاد سائنس ایچی سن کالج لاہور اور مرزا یعقوب بیگ صاحب طالب علم میڈیکل کالج لاہور، اپنے تیسرے ساتھی مولوی عبدالعلی صاحب آف کلانور کے ہمراہ ۵۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو شام کے وقت لاہور سے روانہ ہو کر گیارہ بجے بٹالہ اور پھر قادیان دارالامان پہنچے۔ مقصد یہ تھا کہ یہ نشان عظیم الشان، مہدی موعود کے پاس پہنچ کر خود مشاہدہ کریں اور روحانی لطف اُٹھائیں۔

سوال نمبر ۷:۔ نمازِ کسوف کا اہتمام قادیان میں کس جگہ کیا گیا تھا؟

جواب نمبر ۷:۔ ۲۸۔ رمضان المبارک / ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن کا مشاہدہ کرنے اور نماز کسوف ادا کرنے کا اہتمام البیت المبارک قادیان کی چھت پر کیا گیا۔

سوال نمبر ۸:۔ ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء کے سورج گرہن کے منفرد آسمانی نشان کے ظہور کی خبر پر مشتمل کتنے صفحات کا اشتہار کس بزرگ نے شائع کیا؟

جواب نمبر ۸:۔ خسوف و کسوف کے اس منفرد آسمانی نشان اور الٰہی گواہی پر حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی نے چار صفحات کا تصدیقی اشتہار بنام "جلاء البصر فی انخساف الشمس والقمر" شائع کر کے ساری اُمّت کو مبارکباد دی۔

سوال نمبر ۹:۔ ۱۸۹۵ء میں چاند گرہن اور سورج گرہن کن انگریزی تاریخوں میں لگا۔ اور یہ کس علاقہ میں دیکھا گیا۔ کتاب نور الحق حصہ دوم میں اس دوسری مرتبہ کے چاند / سورج گرہن کا ذکر نہیں ہے۔ کیوں؟

جواب نمبر ۹:۔ اگلے سال یعنی ۱۸۹۵ء میں چاند گرہن ۱۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء (رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ) کو اور سورج گرہن ۲۶۔ مارچ ۱۸۹۵ء کو لگا اور یہ مغربی دنیا یورپ، انگلستان، امریکہ کے علاقہ میں دیکھا

باقی ص ۵۶ پر

خبرنامہ انصار

ناظمین اضلاع اور زعماء انصاراللہ سے گذارش

مستقل معلمین وقف جدید کی کلاس

وقف جدید کے تحت ۱۵۔ جنوری ۹۵ئہ سے مستقل معلمین کی کلاس شروع کی جارہی ہے۔ ایسے مخلص اور دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان جو بطور معلّم وقف جدید اپنی زندگی وقف کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق سے ۳۱۔ دسمبر ۹۴ئہ تک ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت

تعلیم۔ عمر۔ بیعت۔ دینی تعلیم

(ناظم ارشاد وقف جدید)

امتحان سہ ماہی چہارم ۹۴ء

امتحان دسمبر ۹۴ء کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۸ نصف اوّل ۲۔ کتاب " ذوقِ عبادت اور آدابِ دعاء" نصف آخر

۳۔ کتاب حدیث " پیارے رسول کی پیاری باتیں " مکمل

ناظمین اضلاع اور زعماء کرام زیادہ سے زیادہ انصار کو ان مرکزی امتحانوں میں شریک کریں۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصاراللہ۔ پاکستان)

بقیہ: مرکزی امتحان ۱۹۹۴ء

گیا۔ عربی کتاب نورالحق حصہ دوم ۱۳۱۱ھ (بمطابق ۱۸۹۴ئہ) میں یعنی دوسرے ظہور خسوف وکسوف سے قبل چھپ چکی تھی لہٰذا ۱۸۹۵ء کے چاند / سورج گرہن کا اس کتاب میں ذکر نہیں۔ البتہ ۱۸۹۵ء کے بعد شائع ہونے والی کتب / ملفوظات یعنی حقیقت الوحی اور ملفوظات میں دوسرے ظہور کا ذکر بطور نشان صداقت ملتا ہے۔

میرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بار ہا پکارا

یہ ثبوتِ بے نیازی تجھے کیوں ہوا گوارا
کہ فلک سے توڑ پھینکا میری زندگی کا تارا

ترے فیض کی بدولت ہوئے شاد کام لاکھوں
کبھی اے بہارِ ہستی کوئی اس طرف اشارا

تجھے ناپسند ہے تو میری آرزو بدل دے
ابھی ہے اسی روش پر میرے آنسوؤں کا دھارا

نہ فلک سے کچھ شکایت نہ گلہ تری جفا سے
مجھے خواہشوں نے لوٹا مجھے زندگی نے مارا

نہ ملا کوئی ٹھکانا میری بے قراریوں کو
کہیں رو کے رات کاٹی کہیں رو کے دن گزارا

بڑے دُکھ بھرے ہیں جاناں میری زندگی کے لمحے
کبھی ہو سکے تو سننا میری داستاں خدارا

نہ بدل سکی اگرچہ تیری خوئے "لن ترانی"
میرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بار ہا پکارا

میری نیستی کا عالم تیرے "کُن" کا منتظر ہے
میرے مہرباں دکھا دے "فیکون" کا نظارا

مولانا مصلح الدین صاحب راجیکی

انصار اللہ۔ ربوہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۴۸۳
نومبر ۱۹۹۴ء

زندہ نبیؐ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ایک وہ زمانہ تھا کہ جب انجیل کے واعظ ..... سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جنابِ احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابلِ شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجنابؐ سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو اُن کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک عیسائی صاحب اور دوسرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو اور خدائے ازلی ابدی حیّ و قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھا اس کا ایسے پُرزور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت کرنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے اور پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کرکے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دور کرے۔ اور مستعد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے ......"

(تریاق القلوب صہ ۹)